بفضلہ تعالیٰ شانہ

مثنوی لقمۂ شیرین

اسم تاریخی

مفاد آخرت

۱۳۲۶ھ

مصنفہ عذب البیان رطب اللسان جناب مولوی میر محمود علی صاحب لائق تخلص منصبدار و وکیل
ہائیکورٹ سرکار عالی حسب فرمائش جناب مولوی سید عباس حسین صاحب ابن مولوی میر صادق علی صاحب مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

مطبع فدائی دکن چھتہ بازار طبع شد

باہتمام عبدالرزاق منیجر

بفضلہ تعالیٰ شانہ

مثنوی لقمۂ شیرین

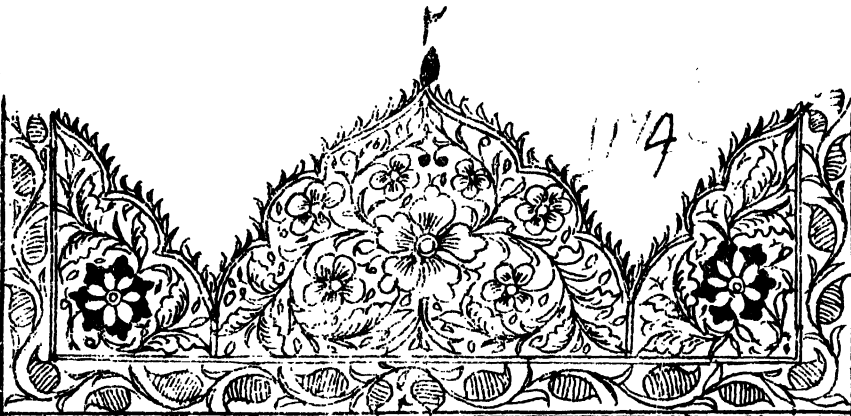
اسم تاریخی

[illegible] مفادِ آخر

١٣٢٦ھ

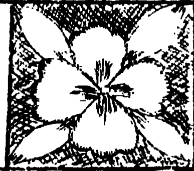
مصنفہ عذب البیان رطب اللسان جناب مولوی میر محمود علی صاحب لائق تخلص منصبدار و وکیل ہائیکورٹ سرکار عالی حسب فرمائش جناب مولوی سید عباس حسین صاحب ابن مولوی میر صادق علی صاحب مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

مطبع فدائی دکن چھپتہ بازار طبع شد





بسم اللہ الرحمن الرحیم



دل سے کر حمد اوسکی اے لایق سدا — جو نہین ہے تیری شہ رگ سے جدا
ذات واحد اوسکی ہی اور لا شریک — کوئی بھی جسکا نہین حقا شریک
مثل ہے اوس کا نہ کوئی ہی نظیر — ہے مقرر وہ ہر اک شے پر قدیر
وہ رحیم و ساتر و غفار ہے — وہ کریم و قادر و مختار ہے
سارے عیبون سے بری ہی اوسکی ذات — تابع فرمان سب ہے ساری کائنات
جس نے تجھکو خاک سے ظاہر کیا — قطرۂ ناپاک سے طاہر کیا
تجھکو دی اسواسطے عقل و خرد — کر سکے تا امتیاز نیک و بد
ساری خلقت مین بشر ہے انتخاب — اشرف المخلوق ہے تیرا خطاب
یاد حق مین آپ کو مصروف رکھ — دلکو یاد غیر سے معطوف رکھ

فعل بد ہرگز نہ کر ناظر ہے وہ — یہ سمجھہ لے ہر جگہ حاضر ہے وہ
تو ہمیشہ اوسکی قایم کر نماز — خاک پر اپنا جھکا فرق نیاز
اوسکی طاعت مین جو ہوگا معتکف — سر باطن تجھپہ ہوگا منکشف
ہو اگر بیمار یا ہو تندرست — بندگی مین اوسکی رہ چالاک و چست
چاہیئے ہر حال مین شکر خدا — تذکرہ اوس کا رہے لب پر سدا
کس طرح ہوگی گناہون سے گریز — آئیگا جس وقت روز رستخیز
بندہ پرور اے کریم کارساز — دین اور دنیا مین کر تو سرفراز

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

خالق کون و مکان رب زمن — تو ہے بیشک اے کریم ذو المنن
مہربان کوئی نہین تیرے بغیر — کر الٰہی عاقبت میری بخیر
کچھ نہو تیری محبت کے سوا — یاد غیر آئے نہ دل مین اک ذرا
دل سے میرے جرم کی ظلمت ہو دور — بڑھتا جائے روز و شب ایمان کا نور
کر مبدل نور سے غفلت کا زنگ — معرفت کا چاہتا ہون آب و رنگ
دل مین روشن کر چراغ معرفت — داغ ہون گلہائے باغ معرفت
مجھکو دکھلا دے وہ راہ مستقیم — دے سکے دہوکا نہ شیطان رجیم

معصیت عصیان خطا لغزش نہو ‏ ‏ ‏ ‏ وفضل تیرا ہو تو کچھ پرسش نہو

تو عطا کر مجھکو ایسی معرفت ‏ ‏ ‏ ‏ چاہیے عارف کو جیسی معرفت

تیری طاعت مین کمر بستہ رہون ‏ ‏ ‏ ‏ بندگی مین تیری پیوستہ رہون

ہون گناہون کے سبب سے شرمسار ‏ ‏ ‏ ‏ تیری رحمت کا ہون مین امیدوار

رحم کر تو جب لبون پہ جان ہو ‏ ‏ ‏ ‏ نزع کی مشکل مری آسان ہو

تو بچا مجھکو فشارِ قبر سے ‏ ‏ ‏ ‏ عالمِ تاریک و تار قبر سے

پرسش و کنج مزار ہو لناک ‏ ‏ ‏ ‏ جسکی ہیبت سے جگر ہوتا ہی چاک

جس طرح امید ہے تجھسے یہان ‏ ‏ ‏ ‏ حشر مین بھی دیجیو یارب امان

کیون نہو پھر خوفِ میزان و صراط ‏ ‏ ‏ ‏ پر معاصی ہون مین کیا میری بساط

کوی بھی میرا نہین تیرے سوا ‏ ‏ ‏ ‏ ہر جگہ مجھکو بچا لے اے خدا

ہین خطائین میری بے حد بے حساب ‏ ‏ ‏ ‏ عفو کر دے تو نہ کوی لے حساب

آتش دوزخ سے گھبراتا ہون مین ‏ ‏ ‏ ‏ کثرت عصیان سے شرماتا ہون مین

حشر مین یارب ترا عبدِ ضعیف ‏ ‏ ‏ ‏ سبکی نظرون مین نہو جائے خفیف

بخشدے عصیان کو میرے ہون اثیم ‏ ‏ ‏ ‏ یا غفور و یا کریم و یا رحیم

در نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو کہان ای دل کہان نعتِ رسول ۔۔۔ ہو گیا ہے رحمت حق کا نزول
بادشاہِ انبیا سلطانِ دین ۔۔۔ بہترینِ اوّلین و آخرین
باعثِ ایجادِ ارض و آسمان ۔۔۔ جس نے کی اک پل مین سیرِ لامکان
صاحب معراج اور ختم رُسل ۔۔۔ تابع فرمان ہین جنکے جزو کُل
ناسخ ادیان سابق ہین یہی ۔۔۔ واقفِ اسرار خالق ہین یہی
آیا ہے قرآن جن پر وہ نبی ۔۔۔ ہے شفیع روز محشر وہ نبی
وہ نبی دایم رہے گا جس کا دین ۔۔۔ وہ نبی جو رحمت اللعالمین
جو کہ محبوب خدا ہے اور حبیب ۔۔۔ ہو گیا ایسا نبی ہمکو نصیب
سرورِ کون و مکان اُمّی لقب ۔۔۔ جس کا پاکیزہ حسب ہے اور نسب
احمدِ مرسل شہِ لولاک ہے ۔۔۔ اور محمد جس کا اسم پاک ہے
حق نے کی انکی ثنا قرآن مین ۔۔۔ بلکہ ہے قرآن انہین کی شان مین
ہین یہی فخر رسولانِ سلف ۔۔۔ جانشین انکا علی شاہِ نجف
ہے لقب جس کا امیر المومنین ۔۔۔ شیرِ حق و استادِ جبریل امین
جس کو خالق نے عطا کی ذوالفقار ۔۔۔ جنگ سے بھاگا نہین جو زینہار
وہ ولی حق ہے اور دستِ خدا ۔۔۔ وہ نہین ہے نور احمد سے جدا

جسنے مردون کو عطا کی ہی حیات | شہر سے سلمانؓ کو جسنے دی نجات
مدح جسکی لافتا الا علیؑ | لحمک لحمی ہے ارشاد نبیؐ
شان مین آیا ہے جسکی انما | شان مین آیا ہے جسکی ہل اتے
بت شکن اور راکب دوش نبیؐ | تھا جلی جسپر ہر اک راز خفی
قوت بازو ہے اور نفس رسولؐ | والد سبطین اور زوج بتولؑ
نایب اسکے بعد مین گیارہ امام | بھیج دایم ان کے اوپر تو سلام

در مدح اعلیحضرت قدر قدرت حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

ہے اگر اے دل ترا بخت بلند | مدح شاہ وقت سے ہو بہرہ مند
ہین جو ظل اللہ یکتائے زمن | بادشاہ حیدرآباد دکن
دہر مین مشہور ہے جنکا یہ نام | میر محبوب علیؑ شاہ نظام
عدل مین ہین ثانی نوشیروان | دبدبہ مین فخر شاہان کیان
ان کے ہین اوصاف بیحد و شمار | ہے یہان منظور لیکن اختصار
عدل گستر بندہ پرور دادرس | حامی درماندگان فریادرس
بعد خالق ہین یہی روزی رسان | پل رہے ہین آدمی لاکھون یہان

ہر کس و ناکس پہ ہے فیض عمیم
ایک مین بھی ہون نمکخوار قدیم

مجکو گھر بیٹھے کیا منصب عطا
یہہ دعا مانگون نہ کیون صبح و مسا

خوش رہین سب سلطنت کے خیرخواہ
اور سب بدخواہ ہو جائین تباہ

سر پہ شہزادون کے یہہ دایم رہین
خلق مین تا حشر یہہ قایم رہین

بیان تعریف ایمان و صاحب ایمان

تجہ مین اے دل گر نہین ایمان کا نور
رحمت حق سے ہے ہمیشہ تجہسے دور

داغ عصیان دور اسے سفاک کر
کینہ سے سینہ کو اپنے پاک کر

غیر حق آئے نہ لب پر کوئی حرف
دلکو اپنے کر سے عرفان کا ظرف

دل مین ایمان کے اگر آثار ہون
لب پہ بھی اقرار کے اذکار ہون

ہے علامت یہہ ہر اک دیندار کی
یعنی ہو ایمان و علم اور حلم بھی

ایک حق کا جاننا ایمان ہے
بعد پیغمبر ہے اور قرآن ہے

علم سے مقصود ہے بس علم دین
عالم دین پائیگا خلد برین

رکھ کے قدرت صبر کرنا حلم ہے
دل پہ اپنے جبر کرنا حلم ہے

جس کسیکا ظاہر و باطن ہو ایک
دین و دنیا مین وہ ہے بیشبہہ نیک

صاحب ایمان کا ہے اک ماجرا
ہو مخاطب گوش دل سے سن ذرا

ایسے تھے ثابت قدم ایمان مین ذکر جنکا آیا ہے قرآن مین

یعنے جو مشہور ہین اصحاب کہف خواب پر مامور ہین اصحاب کہف

روم مین اک ملک نام افسوس تھا بادشاہ وقت دقیانوس تھا

دولت دنیا تھی بیحد و شمار کفر کو لیکن کیا تھا اختیار

عیش مین مصروف وہ جاوید تھا روز ہر اک مثل روز عید تھا

مال و دولت پہ وہ کرتا تھا غرور تھا نہایت صاحب فسق و فجور

خوف اوسکا بسکہ عالمگیر تھا رام ہر طفل و جوان و پیر تھا

لوگ سب اوسکی پرستش کرتے تھے قہر سے اوسکے نہایت ڈرتے تھے

کوئی اوسکو گر نہین کہتا خدا اوس کے سر کو تن سے کردیتا جدا

سلطنت مین تھے چھ شخص اوسکے وزیر صاحب تدبیر اور روشن ضمیر

وہ لعین بیٹھا تھا اکدن تخت پر حاضر دربار تھے سب سر بسر

اتفاقاً ایک نے آکر کہا تیرا دشمن فوج لیکر آگیا

سنتے ہی اوسکو ہوا یہ اضطراب تاج شاہی گر گیا سر سے شتاب

اک وزیر نیک تب پاکر یہ طور دل مین بس کرنے لگا یہ فکر و غور

یہ خدا ہوتا تو کیون ہوتا خطر کیون کسیکا اسکو ہوتا اتنا ڈر

یہ نہین ہرگز صفات بے نیاز — قادر و یکتا ہے ذات بے نیاز
ان وزیرون کا یہی دستور تھا — جمع ہوتے تھے ہر اکدن ایک جا
آ گئی تھی اوس روز باری اوسکے گھر — پڑ گیا تھا فکر مین جو سب سے
حسب عادت کہانا پکوایا نفیس — جمع اک جا ہو گئے وہ سب انیس
بولا ہون اک فکر مین مین صبح و شام — ہو گیا ہے خواب و خور جس سے حرام
پوچھا اون سب نے کہ وہ کیا ہی خیال — کہ بیان ہمسے بھی اپنے دل کا حال
اوس وزیر نیک نے تب یہہ کہا — سوچتا رہتا ہون مین دل مین سدا
بے ستون کسنے بنایا آسمان — زیر سایہ جسکے ہے سارا جہان
دن عیان مہر منور سے کیا — رات کو نور مہ و اختر دیا
حسن گردون ثابت و سیارے سے — اور قیام ارض ہے کہسار سے
حکم سے کس کے برستا ہی سحاب — ہے صدف مین گوہر اور گوہر مین آب
کسنے پیدا بطن مادر سے کیا — کسنے ذہن مدرکہ سر مین دیا
روح داخل کسنے آب و گل مین کی — اور تمیز نیک و بد ہر دل مین دی
رات دن مجھکو یہ فکر و غور ہے — غیر دقیانوس کوئی اور ہے
اوسکو اپنا چاہیے کہنا خدا — جسنے سارے خلق کو پیدا کیا

ہے یقین یکتا اوسی کی ذات ہے
اور بے ہمتا اوسی کی ذات ہے

بس وہی بے شبہہ ہے جان آفرین
ہے وہی لاریب رب العالمین

سنکے یہہ سب ہوگئے وہ مستقیم
بولے تجھکو دے خدا اجر عظیم

تجھسے ہمکو ملگئی راہِ نجات
کیا کرین بتلا تو اب اے نیکذات

تب کہا اسنے کہ ہے تدبیر ایک
دلمین یہ آئی ہے میرے راے نیک

ہم یہان سے گر نکلجائین کہین
راستہ ایمان کا پائین بالیقین

بولکر یہہ باغ کی جانب گیا
بیچکر خرمہ کو کچھ زر رکھہ لیا

الغرض سب ملکے نکلے شہر سے
پا پیادہ جب کئی فرسنگ چلے

ہوگئے مجروح اون سبکے قدم
خون تھا پاؤن سے جاری دمبدم

صاحب ایمان تھے وہ فرخندہ پے
دین حق کا راستہ کرتی تھے طے

اتفاقاً ایک چرواہا ملا
ان مین سے اک نے کہا پانی پلا

عرض کی اوسنے جو کچھ منظور ہو
پاس میرے ہے مہیا مجھ سے لو

دیکھکر پر تمکو ہوتا ہے گمان
خوف شہ سے بہاگ آئے ہو یہان

بولے سب اچھی نہین ہے جھوٹ بات
راستی دیگی ہمین شر سے نجات

مختصر سب نے بیان کی کیفیت
اور ظاہر کی خدا کی معرفت

سنکے تب وہ اون کے قدمون پر گرا
اور کہا فرمایا جو کچھ ہے بجا

میرے دل مین بھی یہی آئی تھی بات
دوسرا بیشک ہے رب کائنات

دیجیے مجھکو اجازت اس قدر
آون مین بھی بکریون کو چھوڑ کر

گو نہین لایق ہون صحبت کے لئے
لیجیے ہمراہ خدمت کے لئے

الغرض چرواہا جا کر آگیا
کتا اوسکا پیچھے اوس کے ہولیا

بول اوٹھے اوس کلب سے سب دیکھکر
اسکے غوغو سے ہمین ہوگا ضرر

سب نے قصد سنگساری جب کیا
تو بحکم حق وہ سگ گویا ہوا

مارتے ہو کس لئے پتھر مجھے
جانتے ہو کس لئے بہتر مجھے

اک نہ اکدن کام آونگا ضرور
شر سے اعدا کے بچاؤنگا ضرور

یہہ چھے تھے چرواہا اونمین ساتوان
اور وہ سگ بھی ہوگیا ہمرہ روان

لیگیا اک کوہ پر چرواہا جب
سانس پھولی تھک کے بیٹھے سب کے سب

سامنے اک غار تھا اور اک کنوان
جس کا پانی مثل موتی کے عیان

جانب چشمہ کئی اک تھے شجر
جنمین شاداب اور رسیدہ تھے ثمر

ہوگیا تکلیف مین جب دن تمام
واسطے راحت کے آیا وقت شام

میوے کھائے پانی چشمہ کا پیا
غار مین ہر ایک جاکر سو رہا

جب وہ سوئے تو بفرمان خدا ۔ روح اونکی ہوگئی تن سے جدا
اور حفاظت کو ہر اک کی دو ملک ۔ ہین معین اور رہین گے حشر تک
ہر برس مین ایک یا دو مرتبا ۔ اون کے پہلو کو بدلتے ہین سدا
دونون آنکھین ہین کشادہ اسطرح ۔ دیکھتا زندہ بشر ہو جس طرح
رحمت خالق ہوی سایہ فگن ۔ کچہ نہ بوسیدہ ہوے اون کے بدن
تن تو کیا بگڑا نہ اک تار لباس ۔ چین سے سوتے رہے وہ حق شناس
آئی وقیانوس کو اون سبکی یاد ۔ عیدگہ سے جب پھرا وہ بدنہاد
پوچھی ہر اک سے وزیرون کی خبر ۔ دست بستہ بول اوٹھا اک خیرہ سر
ہوگئے ہین شہر سے تیرے فرار ۔ جانتے تجھکو تھے پروردگار
سنتے ہی بس غیظ مین وہ آگیا ۔ اور تعاقب اون وزیرون کا کیا
جا چھپے تھے وہ جہان اوس غار پر ۔ ہوگیا اُس دشمن دین کا گذر
دیکھتا کیا ہے کہ باحال خراب ۔ پاؤن ہین مجروح اور ہین بین خواب
بولا کوئی اب نہ انکو دے سزا ۔ اپنے ہاتھون پائی ان سب نے سزا
تب کیا معمارون کو فوراً طلب ۔ کر دیا اوس غار کا منہ بند سب
بولا اپنے یارون سے تب بدصفات ۔ کہدو ان سے دے خدا انکا نجات

شہر کیجانب وہ پھر واپس ہوا — دلمین اپنے خوش ہوا بے انتہا
بعد مدت کے ہوا جب حکم رب — ہو گئے وہ خواب سے بیدار سب
خواب سے حاصل جو بیداری ہوی — دمین اون کے فکر یہ طاری ہوی
رات ساری خواب مین اپنی کٹی — طاعت خالق نہ کچھ ہمسے ہوی
دل مین یہ کہتے جو نکلے غار سے — اور اوس چشمہ کیجانب جب گئے
دیکھتے کیا ہین کہ سوکھے ہین شجر — خشک چشمہ کا ہے پانی سربسر
دیکھکر یہ سخت حیرانی ہوی — پر نہ سمجھے وہ یہہ راز معنوی
سب نے تب آپسمین کی یہہ قیل وقال — ایک شب مین ہو گیا کیسا یہ حال
اور ہمین اسدم بہت ہے اشتہا — شہر کو جاے کوی بہر خدا
ایک نے ظاہر جو کی آمادگی — متفق ہوکر دعا یہ سب نے کی
شہر سے دقیانوس ملعون کے بچاے — پھر یہان خالق سلامت تجھکو لاے
الغرض وہ روپ بدلے برملا — لیکے درہم شہر کی جانب چلا
وہ نہ تھے دیکھا تھا جو کچھ پیشتر — رہ مین آثار اور ہی آے نظر
باصد استعجاب طے کرتا تھا راہ — ہر طرف حیرت سے کرتا تھا نگاہ
شہر مین داخل ہوا جب وہ جوان — پائی اوسنے نانبائی کی دکان

اوس دکان کی سمت وہ مائل ہوا — دیکھے درہم نان کا سائل ہوا

پوچھا جب اس شہر کو کہتے ہین کیا — شہر ہے افسوس تب اوسنے کہا

پوچھا پھر ہے کون شاہِ نامدار — بولا وہ ہے عبدِ رحمان شہریار

سُن کے نام شہ وہ حیران ہوگیا — تہا تعجب کیا یہ سامان ہوگیا

لیکے درہم نان بائی نے کہا — ہے بہت وزنی یہ درہم اور بڑا

مجھکو اس درہم پہ ہوتا ہی گمان — تونے پایا ہے خزانہ اے جوان

بولا وہ جب ہم نکلکر شہر سے — بہاگے دقیانوس کے تھے قہر سے

بیچا خرمہ تو ملے درہم یہین — ہمنے پایا ہے خزانہ تو نہین

غالباً جبکو ہوے ہین تین روز — غار مین سب ساتھ والے ہین ہنوز

نانبائی بولا حیرت ہے مجھے — کس طرح سچا مین جانونگا تجھے

کب زمانہ ہے یہ دقیانوس کا — جھوٹ کی تیرے ہے کچھ بھی انتہا

قصہ کوتہ پھر پکڑکر اوس کا ہاتھ — شاہ کے نزدیک لایا اپنے ساتھ

نانبائی نے بیان کی کیفیت — اور درہم کی وہ ساری کیفیت

وہ جوان تب شہ کو پاکر ہمکلام — با ادب پہلے بجا لایا سلام

دست بستہ سب سنائی سرگذشت — دین حق کی جانب اپنی بازگشت

سب وہ وقیانوس کا قہر و عتاب
اور درہم کا وہ کرنا دستیاب

ساتھہ ہونا راہ مین چیروا ہے کا
اور کتے کا وہ سارا ماجرا

جانا اپنا وادی پرُ خار مین
اور وہ سو جانا سب کا غار مین

سُننکے سب کو ایک حیرت ہوگئی
شہر مین فی الفور یہ شہرت ہوگئی

واسطے تصدیق کے ہو کر مصر
اوس جوان سے شاہ نے فرمایا پھر

تو اگر اس شہر کا ہے اے جوان
نام تیرا کیا ہے اور گہر ہے کہان

نام سُنکر بولے سب آے بادشاہ
نام ہے اوس عہد کا بے اشتباہ

جس گھڑی اوسنے دیا گہر کا پتا
شاہ نے فرمایا چل مجھکو بتا

یون تماشے کو تہا خلقت کا ہجوم
آسمان پر جمع ہون جیسے نجوم

الغرض ہمراہ اوسکو لے گیا
دیکے دستک در پہ وہ ٹھہرا رہا

اوس مکان سے نکلا اک مرد شریف
ہوگیا تھا جو بہت پیر ضعیف

شہ نے فرمایا یہہ کہتا ہے جوان
جس مین تو رہتا ہے اسکا ہے مکان

پیر نے پوچھا کہ تیرا کیا ہے نام
وہ جوان بولا کہ تملیخا ہے نام

سُنتے ہی کچھ ہوگئی ایسی خوشی
کچھ نہ تاب ضبط پھر باقی رہی

چوم کر سر پر رکھے اوسکے قدم
اوسنے پھر اللہ کی کہائی قسم

اور کہا یہ جد امجد ہے مرا — باپ سے مین نے سنا ہے تذکرا

پھر دقیانوس سے ہو کر فرار — تھے چھپے جا کر چھ انسان بین غار

ایک اون مین سے مرا جد ہے یہی — شکر ہے جسکی زیارت ہوگئی

ان سبھونکو شہر سے ہو کر جدا — تین سو نو سال کا عرصہ ہوا

سنتے ہی فرمایا پھر اوس شاہ نے — ایجوان وہ یار تیرے کیا ہوئے

بولا وہ اوس غار مین زندہ ہین سب — فضل حق جنپر ہو وہ مرتے ہین کب

شاہ نے پھر اوسکو با صد افتخار — دوش پر اپنے کیا فوراً سوار

لوگ سارے چومتے تھے دست و پا — پائی جاتی تھی اونہین شان خدا

الغرض وہ شاہ اور سب اہل دین — آ گئے اوس کوہ کے جسدم قرین

بولا وہ اکدم اگر سب جائینگے — خوف ہوگا وہ بہت گھبرائینگے

اون کو دقیانوس کا ہوگا گمان — زندگی ہوگی اونہین بیحد گران

پہلے تنہا غار مین جاتا ہوئین — بعد سب کے لینے کو آتا ہوئین

شاہ نے سنکر کہا یہ خوب ہے — تم بزرگون کی خوشی مطلوب ہے

غار مین جسوقت وہ داخل ہوا — بولا سب سے قصۂ حیرت فزا

ایک بولا سوئے ہم اک روز تک — یا کہ دو دن سوئے ہین بے ریب و شک

بولا وہ تمکو نہین معلوم ہے | عہد دقیانوس کا معدوم ہے
خواب مین ہم اوس زمانیسے رہے | تین سو نو سال جس کو ہوگئے
کچہ تعجب کا نہین ہے یہ مقام | فضل خالق مین نہین ہرگز کلام
سنکے سب کے سب ہوئے کچہ ایسے دنگ | زندگی سے ہوگئے اپنے تنگ
ہمزبان ہوکر وہ سب کہنے لگے | فتنہ عالم کے لئے ہم ہوگئے
بہتر اس سے ہے کہ بس مرجائین ہم | اس زمانہ مین نہ منہ دکہلائین ہم
ہاتہہ اٹہاکر بولے وہ یا ذوالجلال | ہو ہماری نیک عقبیٰ اور مآل
ہے دعا اسدم کہ نکلے تنسے جان | دہر دون سے ہمکو ملجائے امان
ہوگئی مقبول اون سب کی دعا | حاصل اونکا ہوگیا بس مدعا
ہوچکا بس ذکر ارباب شرف | پھیر خامہ کو تو مطلب کی طرف
صاحب خدمت ہو کوئی یا امیر | ہو سلاطین کا مقرب یا وزیر
مال دنیا سے ہو کیسا ہی غنی | پر طبیعت مین نہو ما و منی
کیسی ہی عشرت کی محفل مین رہے | خوف خالق کا مگر دل مین رہے
جان جاتی ہے تو جانے دے ولے | ہاتہہ سے ایمان کو جانے نہ دے
اہل ایمان کو نہین ڈر کفر کا | اہل ایمان کا معاون ہے خدا

سب ہے حدیث معتبر رکھہ اسکو یاد — حرمت مومن ہے قرآن سے زیادہ
رنج مومن کو نہ دے تو زینہار — تجھہ سے رنجیدہ نہو پروردگار
ہے یہ قول نکتہ دانِ علم وعقل — نظم مین کرتا ہون اسجا اوسکی نقل
بہترین خلق اور حکمت ہی یہہ — حاصلِ ایمانِ احدیت ہے یہہ
دین اور ایمان ہے مثل شجر — اتقا و زہد ہے جس کا ثمر
ہین جڑین اوسکی نماز صبح وشام — پایداری جس سے رہتی ہے مدام
دل سے ہے ایمان لانا مثل آب — نخلِ ایمان کو ہی جس سے آب وتاب
اس شجر کی ڈالیان ہین ہمگنان — چاہنا ہردم سرورِ مومنان
ساق حب شرع ہے دنیا زکوات — برگ ہین اسکے پسندیدہ صفات
الغرض مومن کا ہے باغ جنان — اور کافر کا ہے دوزخ مین مکان

بیان حالت نزع

یہہ خیال اے نفس تونے کب کیا — موت کا چکھنا ہے اکدن ذایقا
خوف مین اللہ کے رویا ہی کب — یاد کرکے قبر کو سویا ہے کب
کی ہے خوفِ نزع مین کب چشم تر — زندگانی ہائے یون ہی کی بسر
کب ہوا اپنے گناہون سے خجل — کب ہوا اعمالِ بد پر منفعل

بد چلن بد خلق بد طینت ہے تو ❊ بیحیا بے شرم بے غیرت ہے تو
ہے نہایت سخت صدمہ نزع کا ❊ خوف سے جسکے ہین روتے انبیا
آئیگا جس وقت ہنگام اجل ❊ تیرے ہاتھہ اور پاؤن ہو جائینگے شل
بند ہو جائیگی پھر تیری زبان ❊ بات کرنیکی ہے پھر مہلت کہان
روح پھر سینے مین کھنچکر آئیگی ❊ تن سے باہر آنیکو گھبرائے گی
فاسق و بدکار ہوگا جو کوئی ❊ سخت ایذا اوسکو ہوگی نزع کی
پائیگا تکلیف و ایذا اسطرح ❊ جسم کو قینچی سے کترین جسطرح
کھینچین یا کانٹون پہ کپڑا ڈالکر ❊ یا نکالین چرم زندہ جانور
اسطرح نکلیگی روح پارسا ❊ گل سے ہو جسطرح بوئے گل جدا
قصۂ سلمانؑ کو کرتا ہون بیان ❊ جو نبیؐ کے تھے مصاحب بیگمان
حضرت سلمانؑ ہوئے بیمار جب ❊ یاد ارشاد نبیؐ آیا یہہ تب
زندگی اوسدم سمجھنا ہے تمام ❊ کوئی مردہ تجھسے جب ہو ہمکلام
سو چکر یہہ خرم و شادان اوٹھے ❊ ایک قبرستان مین داخل ہوئے
اور کہا سلمانؑ نے یہہ با صد سرور ❊ ہے مرا تمپر سلام اہل قبور
شل در وا ہوگئی تب قبر ایک ❊ نکلا پھر اوس قبر سے اک مرد نیک

بولا وہ کیا پوچھتا ہے پوچھ تو — رحمت حق تجھ پہ ہووے نیک خو

حضرت سلمان نے پہر اوس سے کہا — کہہ دے تو بدکار ہے یا پارسا

بولا اچھا یا برا جو کچھ میں ہوں — پائی جنت شکر اوس کا کیا کروں

پوچھا پہر سلمان نے اے خوش سیر — کس طرح دنیا میں کی تو نے بسر

بولا وہ ہیں زیست کے یہہ واقعات — فرض کو میں نے نہ چہوڑا تا حیات

نزع میں جب ہوگئی حالت بری — دیکھا بالیں پر ہے اک مرد قوی

کیا کہوں میں اوسکی وہ شکل مہیب — ہو نہ دیدار اوسکا مومن کو نصیب

کچھ اشارے اسطرح اوسنے کئے — گم حواس خمسہ میرے ہوگئے

میں نے پوچھا کون ہے اے مرد نیک — کانپتا ہے عضو تن میرا ہر ایک

تب وہ بولا قابض ارواح ہوں — آیا ہوں میں تا کہ تیری جان لوں

اتنے میں دو شخص پھر آئے نظر — دہنے بائیں بیٹھے ہیں وہ بیخطر

بولے ہم حکم خدا سے آئے ہیں — نامۂ اعمال تیرا لائے ہیں

بولا میں رحمت خدا کی تمپہ ہو — کون ہو تم نامہ کیسا ہے کہو

بولے حکم حق سے ہم دونوں ملک — دونوں بازو پر رہے تیرے آجتک

تو نے جو دنیا میں کی نیکی بدی — دیکھ لے نامہ میں ہمنے ہے لکھی

سبز کپڑے مین لپیٹا نامہ کو ۔ میری گردن مین جو ڈالا نامہ کو
نامہ گردن مین ہوا ایسا گران ۔ جسکے باعث ہوگیا اُٹھنا گران
قابض ارواح پھر پاس آگیا ۔ قبض میری روح کو کرنے لگا
جان کنی کا حال کیونکر ہو بیان ۔ آجتک تلخی ہے بالائے زبان
جبکہ بعد غسل کفنایا مجھے ۔ خاک مین یارون نے دفنایا مجھے
قبر کی مجھسے وہ تنہائی نپوچھ ۔ مجھسے تاریکی وہ مرقد کی نپوچھ
تہا مین لیٹا اور تھی حالت تغیر ۔ دفعتاً داخل ہوئے منکر نکیر
ہاتھ مین تھے اون کے گرز آتشین ۔ جنکے ہیبت سے لرزتی تھی زمین
دیکھکر ایسا ہوا خوف و ہراس ۔ گم ہوے سارے مرے ہوش و حواس
جو سوال اون دو فرشتون نے کیا ۔ مین جواب اوسکا نہ کچھ بھی دیسکا
اتنے مین تشریف لائے مرتضےٰ ۔ کام جو بگڑا تھا میرا بنگیا
چاہتا ہون مین ترا فیض عمیم ۔ نزع کی آسان ہو مشکل یا کریم
قبر مین تشریف لائین بو تراب ۔ مجھکو بھی تلقین کرین ہر اک جواب

بیان مذمت فریب شیطان

جانتا ہون تجھکو اے نفس پلید ۔ تو ہے مخفی یار شیطان عنید

ہے مرا دشمن تو شیطانِ لعین — تو مگرد ہوگا نہ مجھکو دے کہین
ہے مرادہ دشمن روز الست — لیکن اوسکا تو نہ بچا زور دست
کچھ نہ شیطان کا چلیگا مکر و کید — نفس کو لایق کیا گر تو نے قید
نفس تیرا تجھپہ گر غالب ہوا — زینت دنیا پہ تو راغب ہوا
تجھہ سے سرزد ہونگے افعال قبیح — تیرے لب پر ہونگے اقوال قبیح
نفس سے اپنے کریگا گر جہاد — دین و دنیا مین تجھے ہوگا مفاد
تب کریگا تو حذر شیطان سے — اور بچیگا ہر طرح نقصان سے
قصۂ آدمؑ نہین تو نے سنا — اوسنے ابلیس لعین نے کیا کیا
حضرت آدمؑ بنے جب خاک سے — تھا منور جسم نور پاک سے
بعد آدمؑ خلقتِ حوا ہوئی — دیکھکر آدمؑ ہوے بیحد خوشی
تب کہا حق نے نہ اب وقفہ کرین — سب ملک اسکے لئے سجدہ کرین
تب کیا ابلیس نے دلمین گمان — مجھسے آدمؑ کو بھلا نسبت کہان
آگ سے مین اور وہ ہے خاک سے — اسکو کیا نسبت مری ادراک سے
الغرض سب نے کیا سجدہ ادا — پر نہ سجدہ کے لئے شیطان جھکا
یہ تکبر دیکھکر شیطان کا تب — حق نے فرمایا بصد قہر و غضب

حکم سے میرے کیا کیون انحراف — دل مین جو کچھ ہو بیان کر صاف صاف

اوسنے اپنا جب کیا اظہار حال — یہ ہوا حکم خدائے ذوالجلال

تو نے نافرمانی کی اے پُر دغل — تو بہشت و آسمان سے اب نکل

راندۂ درگاہ تو مردود ہے — باب رحمت تجھپر اب مسدود ہے

آدمؑ و حوا کو پہنچا یہ پیام — خلد رہنے کا تمہارے ہی مقام

باغ جنّت کی کرو ہر وقت سیر — رکھتا ہے شیطان لیکن تم سی بیر

اسلئے میری ہے تاکید اکید — ہے تمہارا دشمن ابلیس عنید

گر چلے گا تمپر اوس کا مکر و زور — اس ریاض خلد سے تم ہونگے دور

نخل ممنوعہ کی قربت مین نجاؤ — پھل کوئی زنہار تم اوسکا نکھاؤ

بسکہ تھا ابلیس ملعون اشد — بھڑکی اوس کی آتشِ بغض و حسد

ہو کے تب وہ سانپ کے منہ مین نہان — آیا حوّا کے قرین بین جنان

کچھ ہوئی حوا سے ایسی گفتگو — آگئی ترغیب مین وہ نیک خو

جسگھڑی دھوکے مین حوّا آگئین — قول پر شیطان کے گندم کھاگئین

اوسمین سے آدمؑ کو بھی لا کر دئے — حکم حق سے سربسر غافل ہوئے

کہنے مین حوا کے ایسے آگئے — حضرت آدمؑ بھی گندم کھا گئے

کہاتے ہی گندم بہت نادم ہوئے — بول اوٹھے افسوس ہم آثم ہوئے
ترک اولے کے ہوئے جب مرتکب — جسم نورانی ہوا اب منقلب
ہوگیا بس دور نورانی لباس — ہوگیا طاری بہت خوف وہراس
آدم و حوا ہوئے گریہ کنان — حکم حق سے آئے بیرون جنان
سن چکا تو آدم و حوا کا ذکر — تجھکو بھی جل دینے کی اوسکو ہی فکر
کیا ہوا کمبخت کچھ تو شرم کر — کچھ تو کر اللہ کا خوف وخطر
نفس کی اپنے نکر تو بندگی — حشر مین ہوگی تجھے شرمندگی
دو ملک ہین دونو کاندہونپر سوار — لکھتے ہین نیکی بدی لیل ونہار
کر رہا ہے روز وشب جو جو گناہ — تیرے اعضا وجوارح ہین گواہ
خواہش دنیا پہ تو مائل نہو — عاقبت کی فکر سے غافل نہو

بیان تعریف صبر وشکر

کیا ہوا ہے تجھکو نفس بدخصال — کب کیا شکر خدائے ذوالجلال
تجھکو دی ہین اوسنے کیا کیا نعمتین — ہین فزون ماں باپ سے بھی شفقتین
روز وشب ہے جو کہ فضل کردگار — کیا حساب اوسکا کرین ہم کیا شمار
دیکھہ تو اوسکا یہہ ادنا ہے کرم — آمد وشد ہے نفس کی دم بدم

یہ نہو تو خاک ہے پھر زندگی
زندگی ہے پھر نہ ہی پایندگی

شکر کرنیکے لئے دی ہی زبان
ذکر مین اوسکے رہے تا ہر زمان

شکر کسدن اوسکی نعمت کا کیا
مرتکب کفران نعمت کا ہوا

صبر کے بدلے ہوا تو بیقرار
شکر کیجا کی شکایت بار بار

شکر اور صبر انبیا کو تھا پسند
صابر و شاکر کا رتبہ ہے بلند

ذکر ہے یہ حضرت ایوبؑ کا
خالقِ عالم کے اک محبوب کا

رکھتے تھے وہ گلہ ہائے گوسفند
مال وزر سے تھے نہایت بہرہ مند

اور تھے وہ صاحب اہل وعیال
تھی میسر فارغ البالی کمال

طاعت حق مین مگر مائل رہے
شکر سے اکدم نہ وہ غافل رہی

جس سے شیطان کو ہوا بیحد حسد
عرض کی اوسنے کہ ای ربِّ احد

گر مسلّط مجھکو تو اسپر کرے
شکر پھر دیکھون ترا کیونکر کری

الغرض حق نے مسلّط کر دیا
قلب اور عقل وزبان کے ماسوا

ہوگیا ابلیس ملعون شادمان
اوس جگہ آیا کہ حضرت تھے جہان

پہلے غم اولاد کا اوسنے دیا
بعد ازان برباد مال وزر کیا

تب بھی یاد حق نہ وہ بھولے کبھی
شکر کرتے تھے خدا کا ہر گھڑی

بے نتیجہ جب یہہ تدبیرین ہوئین   ہوگیا حیران شیطان لعین
سوچکر پھر اوسنے یہہ ڈہائی بلا   جسم کو پرُ آبلہ اون کے کیا
آبلون مین کرم ڈالے بیشمار   تا رہین ایذا سے دایم بیقرار
پر نہ آیا صبر حضرت مین خلل   وہ کیا جو ہوگیا ضرب المثل
دور ہو جاتا کوئی کیڑا اگر   اوسکو رکہہ لیتے اوٹہاکر زخم پر
اور فرماتے چلاہے توکہان   ہے مرا ہر زخم تن تیرا مکان
تو ہوا پیدا بحکم ربِّ پاک   میرا خون وگوشت ہی تیری خوراک
جسم سے بو بسکہ آتی تہی خراب   کرتی تہی مخلوق ساری اجتناب
بس اسی حالت مین گذری سات سال   شاد تہے لیکن نتہا کوئی ملال
رات دن کرتے تہے وہ یاد خدا   ذکر یہہ اونکی زبان پر تہا سدا
ہون مین بندہ اور تو معبود ہے   فضل واحسان تیرا نامحدود ہے
امتحان کے دن جو پورے ہوگئے   فضل حق سے پہر وہ چنگے ہوگئے
مال اور فرزند سب کچہ مل گیا   اونکو پہر اللہ نے واپس دیا
ہوگیا شیطان نہایت منفعل   اپنے دعوے پر ہوا بیحد خجل
عاشق حق بندگان خاص ہین   ہین ولی جو صاحبِ اخلاص ہین

آئے گر کوئی بلا تو صبر کر ۔ شکر خالق مین زبان رکھ اپنی تر
سن لے اور اک اہل دین کی داستان ۔ معرفت حاصل تھی جسکو بیگمان
ہے روایت کعب سے یون بر ملا ۔ ایکدن راہی مین سوئے شام تھا
فصل تھی گرما کی تھا نصف النہار ۔ دہوپ سے بیحد ہوا مین بیقرار
سوچکر دل مین کہ کچھ آرام لون ۔ بعد ڈہلنے دہوپ کے منزل چلون
الغرض چلنے پہ جب باندہی کمر ۔ ایک موضع مین ہوا میرا گذر
دیکھا اوس جا ایک مرد کور ہے ۔ ہاتھ اور پاؤن سے بھی معذور ہے
شکر خالق لب پر اوسکے ہی مگر ۔ طاعت حق مین ہے وہ شام و سحر
حال یہہ مجہکو نظر آیا عجب ۔ پوچھا اوس سے شکر کا ہی کیا سبب
بولا وہ تو کس قدر نادان ہے ۔ اس سے بڑہکر بھی کوئی احسان ہے
عقل دی ہے تا اوسے پہچان لون ۔ دی زبان تا شکر اور مدحت کرون
ہوتا گر حاصل مجھے نور بصر ۔ پڑتی نامحرم پہ بھی میری نظر
ہاتہہ گر ہوتے تو تھا خوف گناہ ۔ پاؤن سے کرتا مین طے عصیان کی راہ
اسلئے ہون کور اور بے دست و پا ۔ تا نہونے پائے کچھ مجھ سے خطا
کیون نہ اوس خالق کا مین ممنون ہون ۔ فضل و احسان جسکا مجھپر ہووے ہر دن

کعب نے اوسدم کیا دل مین خیال
چاہئے یون شکر رب ذوالجلال

سن چکا اے نفس حال اہل دل
تو نہین ہوتا ہے لیکن منفعل

گر ہوا ذرہ بھی رنج روزگار
مضطرب تو ہوگیا بے اختیار

گر تری پوری نہین خواہش ہوئی
ہوگیا بے صبر یہ کاہش ہوئی

عقل سے لے کام کچہ تو غور کر
وصیان اتنا بھی نہین اے بیخبر

خالق ورازق ہے وہ اور ہی حکیم
حال استقبال و ماضی کا علیم

دیکہتا ہے جس کی جس مین بہتری
اوسطرح کرتا ہے بندہ پروری

الغرض ہر حال مین ہو شکر حق
راحت دنیائے دون ہو یا خلق

بیان مذمت دنیائے بے ثبات

راغب دنیا ہے اے نفس پلید
تو اوٹھائیگا بہت رنج شدید

عقد مین تو زال دنیا کو نہ لا
ہے نہایت بیوفا پھر بیسوا

حب دنیا دل سے تو اپنے نکال
زینت دنیائے دون پر خاک ڈال

دیکہہ مائل ہو نہ دنیا کی طرف
تا نہو انجام تیرا پرُ اسف

پرُ دغا دنیا ہے مانند سراب
دور سے جیسے نظر آتا ہے آب

جا مین جب نزدیک تو پانی نہین
اصل مین ہی خشک ریتی کی زمین

زندگی انسان کی ہے مثلِ حباب / حالِ دنیا ہے کہانی یا ہی خواب
عاقلوں نے خوب یہ دی ہی مثال / زندگی کو اس طرح کر تو خیال
آیا ہے دنیا مین تو جس روز سے / پیٹھ دنیا سے ہے تو پھیرے ہوئے
گویا منہ تیرا طرف عقبیٰ کے ہے / کر رہا ہے منزلِ عقبیٰ کو طے
ساتھ رکھ لے کچھ تو زادِ آخرت / تا کہ حاصل ہو مفادِ آخرت
توشۂ عقبیٰ کمر سے باندھ لے / تو کفن کو اپنے سر سے باندھ لے
یعنی رہ تیار جانیکے لئے / موت ہے اک روز آنیکے لئے
کارہائے خیر کر ہو جس قدر / ایک دن ملکِ عدم کا ہے سفر
بیوفا ایسی عروسِ دہر ہے / مہر جسکی شوہرون کو قہر ہے
ایک حالت پر نہین دنیائے دون / طالبِ دنیا کی حالت ہے زبون
ہے یہ دنیا عرصہ گاہِ امتحان / شادی و غم مین ہمیشہ تو امان
ہر گھڑی ہی موت تیری تاک مین / ایکدن جانا ہے تجھکو خاک مین
یہہ نہین ہوتی ہے ہرگز صبح و شام / زندگانی ہو رہی ہے اختتام
گر نہ ہو دنیا موافق کر نہ رنج / ہاتھ سے ہرگز نکھو عقبیٰ کا گنج
تارکِ دنیا یہی کہتے ہین سب / ہے یہہ جیفہ فائدہ اس سے ہے کب

گذرے کیسے کیسے شاہانِ سلف ۔ ہو گئی ہے سلطنت اُنکی تلف

خسرو و نوشیروان و کیقباد ۔ کس کو دنیا سے ہوا آخر مفاد

عرصۂ عالم مین جو تھے پہلوان ۔ خاک مین وہ ملگئے کیا کیا جوان

سام و زال و رستم و افراسیاب ۔ مر مٹے یہ ہو گیا ہے انقلاب

پُر جگر اشجع بہادر صف شکن ۔ ہو گئے ہین خاک اون سبکے بدن

کیسے کیسے دہر سے اُٹھے حکیم ۔ رکھتے تھے جو حکمت و عقل سلیم

کس جگہ ڈھونڈین کہان پائین پتا ۔ بو علی سینا و جالینوس کا

سلطنت تھی جنکی کل ہین وہ نہ آج ۔ پادشاہون کا نہ ہے وہ تخت و تاج

زیب تن کرتے تھے جو شاہ و وزیر ۔ اطلس و کمخواب و دیبا و حریر

ٹانکتے تھے جو گُہر پوشاک مین ۔ اُنکو دنیا نے ملایا خاک مین

آج سوتے ہین وہ سب زیر زمین ۔ پوچھنے والا کوئی اُن کا نہین

ہو گئے ہین چور سارے استخوان ۔ قبر کا باقی نہین نام و نشان

بلکہ یہ مردار دنیا ہی خراب ۔ طالبون کو اسکے کہتے ہین کلاب

چھوڑ دے لہو و لعب دنیا کے سب ۔ ہین یہی تیری خرابی کا سبب

خواب غفلت مین عبث سوتا ہی تو ۔ عمر اپنی کیون عبث کھوتا ہے تو

طفل ہو یا ہو جوان یا ہو مُسِن — موت سے کوئی نہین ہے مطمئن
کیا خبر کس وقت آئیگی اجل — زندگانی مین پڑے گا کب خلل
باوجود اسکے ہے پھر کیا کیا خیال — کر رہا ہے جمع تو مال و منال
ہے ہمیشہ فکر تعمیر مکان — پر بنا لے قبر یہہ دُہن ہے کہان
عمر طولانی کی رکھتا ہے امید — چاہتا ہے دہر سے ہو مستفید
ہے تمنا اور کیا کیا آرزو — مال دنیا کی ہے کیا کیا جستجو
رات دن رہتی ہے فکر عزّ و جاہ — ہے اسی دُہن مین تری حالت تباہ
اہل دنیا سے جو تجھکو ربط ہے — یہہ جنون محض ہے اور خبط ہے
تیرے دلکو ہے یہ ناحق انتشار — ہے ترا سر ایک اور سودے ہزار
اس قدر غالب ہوئی دنیا کی فکر — ترک تونے کر دیا خالق کا ذکر
زینت دنیا پہ مائل ہو گیا — بندگی سے اوسکی غافل ہو گیا
یاد رکھ یہ سب اگر ہے نیک ذات — دیکھہ غافل کے یہ ہوتے ہین صفات
کاہلی و شک جو طاعت مین کرے — یاد خالق سے جو بے پروا رہے
نیک کامون کو عمل مین جو نہ لائے — وقت جب آئے تو اونکو ہو کجائے
فکر دنیا کی ہو یا ہو کوئی کھیل — ساتھ اوسکے ہی نہایت تجھکو میل

تو ہمیشہ دیکھتا ہے ناچ رنگ — تجھکو بھاتی ہی صدائے بوق و چنگ
روز و شب بڑھتا ہے تیرا اشتیاق — تجھکو اک ساعت بغیر اسکی ہی شاق
طالب دنیا کی یہ ہے اک مثال — موت کا جسکو نہو ہرگز خیال
اسطرح سے اوسکا ہے حال خراب — ہو کمر مین اوسکی گویا ایک طناب
اوس کنوین مین ہو وہ آویزان و خوار — اژدہا کرتا ہو جس مین انتظار
موش دو ہون ایک کالا اک سفید — کرتے ہون رسی کو وہ قطع و برید
شہد تھوڑا ہو لگا اوس چاہ پر — مکھیان ہون جمع اوس پر سر بسر
کی نظر نیچے تو کیا ہے دیکھتا — اژدہا بیٹھا ہے منھہ کھولا ہوا
دیکھتا ہے پاس سے اوپر اگر — چوہے رسی کو کترتے ہین ادہر
باوجود اسکے ہے راغب شہد کا — چاہتا ہے حلق ہو میٹھا ذرا
چاہ ہے گویا کہ دہر بد صفات — اور وہ رسی ہے انسانکی حیات
جسکو اژدر ہے کہا وہ ہی اجل — زندگی مین ڈالتی ہے جو خلل
موش وہ دو رنگ کے ہین صبح و شام — عمر کی ڈوری کترتے ہین مدام
شہد ہے دنیا سے دونکی لذتین — جن مین صدہا رنج صدہا آفتین
طالب دنیا ہے وہ ہر اک مگس — کچھ نہین ہے جس کو فکر پیش و پس

کیجیو دنیا کو حاصل اس قدر
جس سے عقبیٰ کو نہ پہنچے کچھ ضرر

ہاتھ سے دنیا کو کھو کر تو نہ بیٹھ
مفلس و محتاج ہو کر تو نہ بیٹھ

آخرت کو کھو نہ دنیا کے لئے
پُر معاصی ہو نہ دنیا کے لئے

لیکے وے دنیا کو عقبیٰ کے عوض
منتفع دونون سے ہو تو الغرض

ہے یہ دنیا ایک دریائے عمیق
آشنا اسکے ہوئے لاکھون غریق

اس سے گر منظور ہے پانا نجات
نیک ہو جاوین ترے سارے صفات

جان لے ایمان کو کشتی بیگمان
اور توکل کا بنا لے بادبان

عقل کو اپنی بنا تو ناخدا
جس کا لنگر ہے مشقت او ربلا

خواہشات دنیوی کو ترک کر
گرد سے عصیان کے دامن کو نہ [illegible]

بے محل حد سے زیادہ ہو جو شاد
اور جو کھائے بہت سو ہوئے زیاد

اہل دنیا کے یہ ہوتے ہین صفات
چاہئے ان سے بری مومن کی ذات

چھوڑ دے دنیا مین تو اوس کام کو
نفع جس مین آخرت کا کچھ نہو

الغرض ہے زندگانی بے ثبات
کچھ تو ہوئے باقیات الصالحات

بیان مذمت جمع نمودن مال و زر

خواہش زر کیون ہے اے نفس خراب
تو نہ پائے گا کبھی راہِ صواب

رنج دینگے تجھکو یہ مال وزر — دین و ایمان سے ہے پھر جانیکا ڈر

مالداری کیون نہو دنیا مین بد — اہلِ دنیا کرتے ہین بغض و حسد

خرچ ہو زاید اگر آمد ہو کم — تجھکو سہنا ہویگا رنج والم

بیضرورت بھی نہ ہرگز صرف کر — اک نہ اکدن مفلسی کا ہے خطر

یہ مثل صادق نہ آئے بیگمان — قوتِ دانایان ہے مالِ احمقان

خرچ بیجا کرکے تو مسرف نہ بن — دوست مسرف کا نہین ربِّ زمن

ہے علامت یہ ہر اک اسراف کی — عاقلون نے ہین کتابون مین لکھی

کہائے پہنے یا کہلائے ایسی شئے — جو نہین اوسکے قرینِ حال ہے

خرچ کم رکھہ ہو اگر آمد زیاد — تا رہے تو زندگی بھر اپنے شاد

یہ مثل مشہور ہے تجھکو سناؤن — جتنی چادر ہے تو پھیلا اوتنا پاؤن

خرچ مین زر کے ہے لازم اعتدال — تاکہ آخر مین نہو تجھکو ملال

مال و زر حق نے دیا تجھکو اگر — لازمی اپنے لئے تو صرف کر

رکھہ اٹھا کر اوسکو جو بچ کے رہے — تا وہ پسماندون کی خاطر سے رہے

اوس مین سے یون دے خدا کی راہ مین — جس طرح آیا کلام اللہ مین

اون ذوی القربی کو دے پہلے پہل — جو کہ مفلس ہون نہون اہلِ دول

دوسرا درجہ یتیمون کا ہے بس　　کر عنایت اونکو جو ہو دسترس
تیسرے وہ مستحق مسکین ہین　　اہل اسلام اور جو رکھتے دین ہین
درجۂ چارم مین ہے ابن السبیل　　ہو مسافر کی کبھی یعنے کچہ سبیل
دے مطابق شرع کے خمس و زکوات　　آخرت مین تاکہ ہو تیری نجات
ہے ترا کس کام کا یہہ مال و زر　　مستحق گر ہون نہ اس سے بہرہ ور
مال و زر سے کوئی امر خیر ہو　　تا حسنات کی تجہکو حاصل سیر ہو
ہے اگر زردار رکھ دل کو غنی　　ہے غنی وہ جسکا دل بھی ہو غنی
جو کوئی ہوگا سخی و حق شناس　　رہنے پائیگا نہین زر اوسکے پاس
دے گا غیر مستحق کو تو اگر　　روز محشر تو اوٹھائیگا ضرر
خواہش دولت سے کر تو اجتناب　　عاقبت تیری نہ ہو جائے خراب
نقل ہے تھا ایک عارف باخدا　　نزع مین بیہوش جسدم وہ ہوا
جورو بچے دوست سب رونے لگے　　آنسوؤن سے اپنا منہ دہونے لگے
شور و غل سنکر ہوا وہ ہوشیار　　پوچھا تم سب روتے ہو کیون زار زار
زوجہ بولی اس لئے روتی ہون مین　　ہائے بیوہ اسگھڑی ہوتی ہون مین
کہانا کپڑا کون اب دیگا مجھے　　مثل تیرے کون چاہیگا مجھے

کی توجہ پھر جو لڑکے کی طرف | اوس سے پوچھا روتا ہے کیون اے خلف
تب یہہ اوسنے اوس سے رو رو کر کہا | سر سے اوٹھ جاتا ہے سایہ آپ کا
عیش مین گذرینگے کیونکر روز و شب | شفقتین مجھپر کریگا کون اب
پھر رفیقون سے مخاطب وہ ہوا | پوچھا اون سے باعث گریہ ہی کیا
بولے وہ چھٹتا ہے تو یار قدیم | ہاے کیا کیا تھے ترے فیض عمیم
حال سبکا سنکے عارف نے کہا | مینے اپنی زیست کو ضایع کیا
ہے ہر اک اپنے لئے اندوہگین | واسطے میرے کوئی روتا نہین
یہہ کسیکو بھی نہین آتا خیال | نزع مین اسوقت کیا میرا ہی حال
پہلی منزل قبر کی درپیش ہے | کس طرح راہ عدم ہوئیگی طے
کچہ نہین ہے ساتہہ میرے زاد راہ | عمر غفلت مین گنوائی مینے آہ
مال دنیا سے جو کچہ پیدا کیا | وہ تمھارے نذر سب کچہ کردیا
میری الفت کا یہی ہے کیا عوض | سچ ہے دنیا مین ہین سب اہل غرض
مرگیا یہ کہہ کے قصہ مختصر | کچہ نہ آئے کام زوجہ نہ پسر
قصہ عارف کا جو بالاجمال ہے | اہل دنیا کا وہی احوال ہے
دشمنی ہے مال و زر کی دوستی | اور زوجہ کی پسر کی دوستی

اس سے سرزد ہوتے ہین فسق و فجور — اور فکر عاقبت رہتی ہے دور

کام آئے گا نہ تیرا مال و زر — تو نہ رکہہ اوسپر محبت کی نظر

ساتھہ کیا لایا ہے کیا لے جائیگا — مفت غیرون کو وہ سب دے جائیگا

گر ہے عاقل یاد رکھہ تو یہہ سخن — مال دنیا سے ملے گا اک کفن

جمع کر رکھنے سے ہے کیا فائدہ — اک نہ اکدن چھوڑ کر مر جائے گا

کر ذرا تو اپنے دل مین فکر و غور — کونسا یہہ عقلمندی کا ہے طور

جمع زر کرنے مین تو آفت اُٹھائے — خرچ کر کے دوسرا راحت اوٹھائے

یاد رکھہ محشر مین اے خانہ خراب — دینا ہوگا ذرّے ذرّے کا حساب

حال قارون کیا نہین تونے سُنا — مال و زر آخر کو اوسکا کیا ہوا

تھے خزانے سیم و زر کے اسقدر — کنجیان جنکی سکرے بار شتر

دولت دنیا تھی بیحد و حساب — دین موسیٰ پر نہ تھا خانہ خراب

بادۂ دولت سے وہ مخمور تھا — اپنی ثروت پر زبس مغرور تھا

حکم موسیٰ پر نہ کی کچہ اعتنا — ہر گھڑی دیتا رہا رنج و عنا

دیدیا موسیٰ نے جب حکم زکوات — تھا زبس قارون لئیم و بدصفات

حکم موسیٰ اُسنکے کہایا پیچ و تاب — بسکہ زر تھا پاس اوسکے بیحساب

دل مین بولا جائیگی دولت کثیر — دون زکوات اسکی اگر مین ناگزیر
زر کے دینے مین تہا بیحد وہ بخیل — بندِ سیم و زر تھا بیحد وہ ذلیل
ہوگیا یہ امر اسکو ناگوار — منہ سے بد کہنے لگا وہ نابکار
سنکے موسیٰ کو ہوا رنج و ملال — ہاتھ اوٹھا کر کی دعا یا ذوالجلال
گر نزول قہر قارون پر نہین — پس مین گویا تیرا پیغمبر نہین
غیب سے اوسوقت آئی یہ ندا — ہے تمہارے حکم مین ارض و سما
حکم دیدو تمسکو جو منظور ہو — شاد ہو کسواسطے رنجور ہو
سنکے موسیٰ آئے قارون کے قرین — قہر حق لائے ہوا اوسکو یقین
دیکھکر قارون ہوا خائف کمال — ہوگیا اوسکو نہایت انفعال
رحم اور خویشی کی دی کیا کیا قسم — رو کے چلانے لگا کیجے کرم
پر نہ موسیٰ نے کیا کچہ دہیان یہ — بس زمین کو دیدیا فرمان یہ
ساتھ مال و زر کے اسکو غرق کر — تا سزا پائے یہ اپنی خیرہ سر
حکم موسیٰ کا زمین نے جب سنا — غرق مال و زر کے ساتھ اسکو کیا
سن چکا قارون کا تو تذکرا — دولت دنیا سے ہاتھ اپنا اوٹھا
جمع کر ہر وقت گنج آخرت — تا اوٹھانا ہو نہ رنج آخرت

حشر مین گر چاہتا ہے اپنی خیر ۔۔۔ صرف مین ہرگز نہ لا تو مال غیر
کر تلف ہرگز نہ حق الناس کو ۔۔۔ تا عذاب آخرت تجھپر نہ ہو
دیکھ تو ہرگز نہ کھا مال یتیم ۔۔۔ ورنہ ہوگا تو جہنم مین مقیم
حیف ہے کچھ بھی نہین تجھکو خیال ۔۔۔ حشر مین پوچھیگا تجھسے ذوالجلال
عمر کی تو نے بسر کس کام کی ۔۔۔ تو نے کیا تعمیل کی احکام کی
کس جگہ سے تو نے زر پیدا کیا ۔۔۔ تو نے پھر خرچ اوسکو کس کس جا کیا
ان سوالون کا تو دیگا کیا جواب ۔۔۔ اوس دم آئیگا تجھے کیا کیا حجاب
درہم و دینار کو روز ازل ۔۔۔ دیکھکر شیطان نے از راہ حیل
چوما اور آنکھون پہ رکھکر یہ کہا ۔۔۔ عشق مین سب سکے ہونگے مبتلا
کچھ نہ حکم حق عمل مین لائینگے ۔۔۔ میری دام مکر مین آجائینگے
تجھکو ہو منظور گر ہو مالدار ۔۔۔ کر امانتداری کو تو اختیار
ہاتھ سے جو چیز جائے غم نہ کھا ۔۔۔ پائے جو کچھ اوسپہ تو کر اکتفا
کر قناعت جو تجھے ہو مرحمت ۔۔۔ ہے قناعت مین نہایت منفعت
امر کوئی ہو جو تجھکو ناپسند ۔۔۔ دوسرون کے بھی لیے ہو ناپسند
رہ خدا کی حکم کی تعمیل مین ۔۔۔ دولت عقبیٰ کی رہ تحصیل مین

بیان طاعت و بندگی

اے دل ناداں اگرچہ ہے تمیز / تو نکر ضایع کبھی عمر عزیز
وقت کو ہرگز نکھو بیکار تو / پھر نہین آتا پلٹ کر آب جو
سن نصیحت کو پراگندہ نہو / تو کہین ابلیس کا بندہ نہو
پڑہ نماز پنجگانہ وقت پر / اجر کو ضایع فضیلت کے نکر
رات کی ہو یا کہ ہو دن کی نماز / ہے سدا معراج مومن کی نماز
حاصل اس سے کیون نہو قرب خدا / کیون کہ وہ رہتا ہی شیطان سی جدا
رونق دین رکن ایمان ہے نماز / رحمت حق راہ عرفان ہے نماز
حشر مین بخشائیگی تجھکو یہی / خلد مین لیجائیگی تجھکو یہی
کی نماز پنجگانہ ترک اگر / حشر مین اٹھیگا اندہا سر بسر
بے نمازی کو نہ تو کہانا کہلا / بے نمازی کو نکچہ تو عطا
کیونکہ وہ مانند کافر کے ہی بد / زینہار اوس کی نہ کرنا تو مدد
بے نمازی کو کبھی گر خوش کیا / ہوگا تو مستوجب قہر خدا
سر جھکا اپنا تو بہر بندگی / تاکہ عقبے مین نہو شرمندگی
قلب کو کر یاد خالق مین رجوع / کر عبادت اوسکی تو باصد خشوع

یہ سمجھ لے سامنے گویا ہے وہ
تیرے ہر اک فعل کا بینا ہے وہ

بندگی سے تجھکو حاصل ہو فراغ
رستگاری پائے تا یوم النشور

ہو صلوٰۃ و صوم اگر تجھسے قضا
پا کے فرصت جلد کر لے تو ادا

الغرض ہے تاک مین تیری اجل
تو نہ مر جائے کہین اے بد عمل

دہر دونکی ہو گئی الفت تجھے
پھر نہ ہوگی کس طرح غفلت تجھے

یاد دوزخ کی تجھے آتی نہین
کچھ طبیعت تیری گھبراتی نہین

کار دنیا سے نہین فرصت کبھی
کس طرح سے ہوگی پھر طاعت کبھی

گر کبھی مائل طبیعت ہو گئی
ختم یون تیری عبادت ہو گئی

ہو کے استادہ اقامت کے لئے
ہاتھ اٹھاتا ہے جو نیت کے لئے

تجھکو کیا کیا آتے ہین وسواس خیال
طاعت حق تجھکو ہوتی ہے وبال

حکم شارع کے تو کرتا ہے خلاف
حرف تک منہ سے نہین کہتا ہے صاف

فکر رہتی ہے کہ ہو بس اختتام
جلد فارغ ہون کہین پڑھکر سلام

یون نماز حق تو پڑھتا ہی سدا
رسم دنیا جیسی کرتے ہین ادا

کب حضور قلب سے کی بندگی
حیف ہے ہوتی نہین شرمندگی

فکر دنیا مین جو تو مشغول ہو
تیری طاعت کس طرح مقبول ہو

طاعت یحییٰؑ کا لکھا ہے یہ حال | تھے نہ حضرت صاحب اہلِ عیال
جب کھڑے رہتے تھے وہ بہر نماز | اس قدر ہوتا تھا خوف بے نیاز
کانپتا تھا بید کے مانند جسم | لب پہ جب اللہ کا آتا تھا اسم
رات دن روتے تھے ایسا زار زار | ہو گئے مجروح تھے دونون عذار
جسم مین رکھتے تھے بالونکا لباس | کرتے تھے بالونکی ٹوپی زیب راس
پیٹ بھر ہرگز نہ کھاتے تھے غذا | سوکھکر کانٹا بنے تھے دست و پا
ہو گئے تھے اس قدر وہ ناتوان | جسم سے باہر تھے ساری استخوان
روزہ دار و زاہد و طاعت گذار | متقی و عابد و پرہیزگار
مثل تھا اونکا نہ کوئی عہد مین | تھے ہمیشہ نیکیون کے جہد مین
سن چکا تو حضرت یحییٰؑ کا ذکر | طاعتِ حق کی ہمیشہ رکھ تو فکر
کر عبادت پر نہ ہرگز تو غرور | یہ صفت شیطان کی ہے رہ اس سے دور
جانتے ہین اسکو بد جو ہین عقیل | وہ کبھی ہوتے نہین خوار و ذلیل
ہوتے ہین جو صاحبان معرفت | رہتے ہین وہ خواستگار مغفرت
چاہیے خوف کریم بے نیاز | عمر بھر گو تو رہے صرفِ نماز
بندگی تیری نہ شاید ہو قبول | رہ ہمیشہ پُر خطر دایم ملول

گرچہ ترے عصیان ہین بیحد بیشمار	رحمت خالق کا رہ امیدوار
کیا عجب ہے بخشدے تجھکو رحیم	کیا عجب بھیجے نہ دوزخ مین کریم

بیان مذمت روزی حرام

حیف اے نفس دنی ناحق شناس	حکم حق کا کب کیا ہے تونے پاس
اختیار ایسے کئے ہین تونے کام	جسکو فرمایا ہے شارع نے حرام
راغب دنیا ہوا تو اس قدر	عاقبت کا کچھ نہین خوف و خطر
ہر کسی سے مانگتا ہے بے ادب	جو طلب کرنا ہو کر اوس سے طلب
ہے یہ ارشاد جناب کردگار	مجھ سے روزی کا اگر ہے خواستگار
تجھکو پہونچا دونگا وہ رزق حلال	تجھکو ذرا بھی نہو جس کا خیال
تو ہو گر راغب سوئے کسب حرام	قوت جایز سے نہین پھر تجھکو کام
تجھکو ملجائے جو قوت لایموت	شکر کر اللہ کا اور کر سکوت
حرص کرکے ہو نہ محروم کرم	اپنے حق مین تو نہ کر ظلم و ستم
کاہلی ہے کسلئے کیون تو ہے سست	باندہ لے اپنی کمر ہمت کی چست
گھر مین کیا بیٹھا ہے تو اے پُردغل	مرد میدان ہے تو میدان مین نکل
جستجو کر اور سپہ رکھ دار و مدار	دیکھہ کیا کرتا ہے پھر پروردگار

بڑھ کے ہے ماں باپ سے بھی مہربان | وہ خبر لیتا ہے تیری ہر زمان
بطن مادر مین تری کی پرورش | تجھکو پہنچایا وہان قوت و خورش
اوس جگہ تیرا محافظ وہ رہا | جس جگہ کوئی خبرگیران نہ تھا
کی حفاظت تیری ہر دکھ درد سے | اور بچایا تجھکو گرم و سرد سے
خیر سے جب نو مہینے کا ہوا | پیٹ سے ماں کے تجھے پیدا کیا
شیر مادر روزی ٹھہرائی تیری | بڑھتی جائے تا توانائی تری
باپ کو ماں کو محبت اوسنے دی | تا بخوبی پرورش ہوئے تری
روز و شب رکھتے تری ہر اک خبر | چلنے پھرنے مین نہ پہنچے کچھ ضرر
ظاہرا پالا تجھے ماں باپ نے | تا جوانی ناز تیرے سب سہے
عقل جب آئی تو آفت مین پڑا | فکر روزی و معیشت مین پڑا
غیر سے تو نے کہا سب اپنا حال | حیف ہے تجھکو نہ آیا کچھ خیال
پرورش جسنے کہ طفلی مین ہے کی | مجھکو پہنچائیگا رزق اب بھی وہی
مدعا ہر ایک سے کیون کر کہون | دوست کا غیرون سے کیون شکوہ کرون
حیف ہے سمجھا نہین رازق ہے وہ | لائق طاعت مرا خالق ہے وہ
رزق دیتا ہے ہمین ہر حال مین | بندگی یا معصیت اسکی کرین

غیر جایز رزق سے کر اجتناب — تا دعا بھی تیری ہووے مستجاب
غیر جایز لقمہ گر تو کھائیگا — دل ترا بے نور آئینہ ہو جائیگا
قلب کو تیرے یہ کرتا ہے سیاہ — تجھسے پھر سرزد ہون کیونکر گناہ
گر کبھی کھائیگا تو رزق حرام — ہوگا بعد از مرگ دوزخ مین مقام

بیان مذمت ظلم وجور

کیا ہوا ہے تجھکو نفس بے تمیز — کوئی بندہ ہو ترا یا ہو کنیز
وقت پر جسدم بجا لاوے نہ کام — مارتا ہے اوسکو پھر انتقام
اون سے سرزد ہو اگر کوئی خطا — تو خفا ہوتا ہے دیتا ہے سزا
غیظ مین کہتا ہے اون کو سخت و سست — لب پر آتے ہین کلام نادرست
کر رہا ہے جو خلاف حکم رب — کیون نہو تو لایق غیظ و غضب
لیکن اسکا کچھ نہین تجھکو خیال — ہوئیگا محشر مین تیرا کیا مآل
خوب ہے یہ قول لقمان حکیم — جانتے ہین اسکو سب جو ہین فہیم
دوسرو پر کب ہے تیرا ظلم و جور — بلکہ اپنے نفس پر ہے کر تو غور
ظلم یہ آخر دکھائیگا اثر — اک نہ اکدن تجھکو پہنچیگا ضرر
ہو ملازم یا کوئی مملوک ہو — دایم اوسسے کر سلوک آئینکو

دے کسی کو بھی نہ رنج و غم کبھی
اور نہو آشفتہ و برہم کبھی

گر کسی سے بھی نہ ہجے گفتگو
اور کسی کو بھی نہ دے دشنام تو

دے نہ ایذا اون کو جو محکوم ہین
تابع فرمان ہین وہ مظلوم ہین

دل پہ قابو رکھ تو ہنگام غضب
تا نہو جائے تو عاصی پیش رب

حاکم ظالم کے ہمسایہ سے ڈر
اک نہ اکدن جانکا ہے بس خطر

بیگناہون کو نہ ہرگز تو ستا
آہ مظلومون کی ہے قہر خدا

بیان تعریف دوستی و اقسام دوستان و مذمت عداوت و اقسام دشمنان و مذمت صحبت بد

دیکھ اے نادان نفس بیخرد
توکسی سے بھی نہ رکھ بغض و حسد

تب بھی کم ہے سیکڑون ہین دوست گر
ایک بھی دشمن زیادہ ہے مگر

ہے زمانے مین اگر تو بختیار
ہرکسی سے دوستی کر اختیار

تو اگر اپنا رکھیگا یہ طریق
غیر بھی ہو جائینگے تیرے رفیق

دشمنون سے بھی رکھا کر اتفاق
تا نہ پہنچائے ضرر اونکا نفاق

اوس سے دوری کا کبھی طالب نہو
پاکے فرصت وہ کہین غالب نہو

سامنے آجائے گر تیرا عدو
دیکھکر اسکو نہو تو ترشرو

تجھ سے ملنے مین اگر سبقت کرے ‏ ‏ ‏ ظاہر اعزت کرے شفقت کرے

تو بھی اسکی طرح کر لطف و کرم ‏ ‏ ‏ پر نہ ظاہر کر گذشتہ رنج و غم

چاپلوسی پر نہ اوسکی بھول جا ‏ ‏ ‏ باخبر رہ اور دھوکے مین نہ آ

عاقل و دانا عدو ہوتا ہے جو ‏ ‏ ‏ گو نہین کرتا ہے ظاہر رنج کو

پر خرابی کی تری رکھتا ہے دھن ‏ ‏ ‏ اس نصیحت کو تو گوش دل سے سن

دے اگر کوئی تجھے گاہے فریب ‏ ‏ ‏ لے نہ بدلا اور کر صبر و شکیب

ہر کسی کی جو کوئی غیبت کرے ‏ ‏ ‏ سامنے آجائے تو مدحت کرے

گر مصیبت مین کوئی ہو مبتلا ‏ ‏ ‏ دیکھکر دل مین ہو خوش بے انتہا

جس مین ایسے بد خصائل ہون نہان ‏ ‏ ‏ اسکو کہتا ہے منافق سب جہان

جو کہ ہے بے عقل پند اسکو نکر ‏ ‏ ‏ کیونکہ کچہ اسکو نہین ہوتا اثر

بلکہ ہو جاتا ہے وہ تیرا عدو ‏ ‏ ‏ دور اس سے رہ اگر عاقل ہے تو

عاقلون کی دشمنی سے تو نڈر ‏ ‏ ‏ دوستی سے جاہلونکی کر حذر

تین قسمون کے محب ہین یاد رکھ ‏ ‏ ‏ آپ کو صحبت سے ان کی شاد رکھ

دوست اک ہے وہ نہو جو خود غرض ‏ ‏ ‏ ساتھ دے ہو مفلسی یا ہو مرض

وقت بد مین جو شریک حال ہو ‏ ‏ ‏ نذر کر دے جان ہو یا مال ہو

دوسرا وہ دوست جو ہو دوست کا — دوست ہے۔ دشمن کا دشمن تیسرا
دشمنون کے تین بھی اقسام ہین — جو نہایت بد ہین نافرجام ہین
اولاً درپے جو ہو نقصان کا — آبرو کا اور تیسری جان کا
دوسرا دشمن ہے۔ دشمن دوست کا — دوست دشمن کا ہے۔ دشمن تیسرا
بدچلن کا ہو نہ ہرگز ہمنشین — ہو اثر اُسکا نہ تجھ مین بھی کہین
صحبت بد سے تو عزلت خوب ہے — نیک صحبت سے حذر معیوب ہے
قول سعدی کیا بھلا ہے واہ وا — جو گلستان مین لکھا ہے برملا
نوح کا بیٹا بدون مین جب ملا — خاندان کو گم نبوت کے کیا
کہف کے اصحاب مین سگ بیٹھکر — ہو گیا انسان گو تھا جانور
صحبت بد سے ہمیشہ کر حذر — صحبت بد مین ہمیشہ ہے خطر

بیان حقوق والدین واولاد وحسن خلق

ہے اگر اے دل تو خواہان شرف — حق کسی کا بھی نکر ہرگز تلف
رکھ نظر مین تو حقوق والدین — دین اور دنیا مین تا حاصل ہو چین
کیجیو پیوستہ نیک انسے سلوک — لا اطاعت مین نہ انکی کچھ شکوک
جان و دل سے مان تو انکا کہا — آخرت مین تا کہ ہو تیرا بھلا

کر یقین تو ہے اگر خندہ ہے ۔ نیچے مان کے پاؤن کے فردوس ہے
جس سے ہو جاتے نگہ ناخوش باپ مان ۔ وہ نہ سونگھیگا کبھی بوئے جنان
ہے یہ قول راویان معتبر ۔ اسکو کرتا ہون بیان اے مختصر
ہو گئے یوسف عزیز مصر جب ۔ باپ اور مان کی نکی تعظیم تب
غیظ مین یہ حکم خالق کا ہوا ۔ غرہ تو نے بادشاہی پہ کیا
باپ مان کی تو نے جو عزت نکی ۔ نسل سے تیری نہوگا اب نبی
باپ کی اور مان کی تو تعظیم کر ۔ جو کہین اسکو بجان تسلیم کر
جو بزرگون کا کرے گا احترام ۔ دین و دنیا مین وہ ہوگا نیکنام
یاد آیا ایک قصہ برمحل ۔ نظم کرتا ہون مین کر اوسپر عمل
گذرے ہین جو خوش صفات و نیکذات ۔ دونون عالم سے ہوئی جنکی نجات
الغرض تھے تین اصحاب رقیم ۔ راستہ چلتے تھے وہ بیخوف و بیم
چرخ سے پڑنے لگا مینہ یکبیک ۔ برق کی ہونے لگی ہر سو چمک
سامنے آیا نظر کوہ بلند ۔ غار اک بہر امان آیا پسند
ہوتے ہی اوس غار مین جا کر نہان ۔ حکم حق سے ڈھہگیا سنگ گران
بند جسدم ہوگیا منہ غار کا ۔ باہر آنے کا نہ پایا راستا

ایک دن مین سے یہ بولا خوش صفات ۔ ہو راستگوئی دیگی ہم سب کو نجات
جسنے عنداللہ کیا ہو کار نیک ۔ اُسکا ظاہر اسگھڑی کردے ہر ایک
غالبًا ہمسکو رہائی دے خدا ۔ ہو قبول اُسکے سبب شاید دعا
سُنکے اُن مین سے یہ بولا اک جوان ۔ تھے ضعیف و پیر میرے باپ مان
ایک زوجہ تھے کئی لڑکے صغیر ۔ اور تھا مین گلہ بانی کا اسیر
دسترس ہوتا جو کچھ بہر طعام ۔ لیکر آتا اپنے گہر مین وقت شام
پہلے کہا لیتے جو میرے والدین ۔ بعد مین اہلیہ جملہ نور عین
دیر سے اک روز آیا مین جو گہر ۔ اتفاقًا سو گئے مادر پدر
مینے دیکھا جبکہ وہ ہین خوابگین ۔ رات گذری میری صبح تا بہین
اس قدر مجکو رہا پاس ادب ۔ کر سکا اُنکو نہ مین بیدار تب
لیکے تھا ہاتھون پہ سرھانے جام شیر ۔ منتظر بیٹھا ہوئی وہ شب اخیر
باپ مان شب بھر ادہر سوتے رہے ۔ بھوک سے لڑکے ادہر روتے رہے
پہلے لڑکون کو مین کچہ دیدون ذرا ۔ یہہ نہین زنہار مجہسے ہو سکا
واسطے تیری رضا کے اے غفور ۔ ہوگیا اس امر کا مجہ سے ظہور
غار سے سنگِ گران کو دور کر ۔ تا کہ نور آسمان آئے نظر

ہوگئی مقبول بس اُسکی دعا ۔ تھوڑے پیچھے سانپ نے سٹکیا
دوسرا پھر اُٹھکے یون کہنے لگا ۔ دختر شہ اک مرتی تھی مبتلا
تھی محبت مجھکو جو اوس سے زیاد ۔ ایک ہوتا تھا پیدا اُسکو شاد
ناگہان بس آگیا دل مین خیال ۔ وصل کا اُس سے کیا مینے سوال
اُسنے گو ظاہر کیا انکار بھی ۔ پر کیا اس شرط سے اقرار تھی
لاکے دیگا گر مجھے سو اشرفی ۔ وصل مین ہونگی راضی [illegible]
جمع کرکے مینے با صد جستجو ۔ رکھدیا جس وقت اُسکے روبرو
اور کہا اب کیجیو وعدہ وفا ۔ اُسنے تب رو رو کے مجھسے کہا
ہے تجھے گر کچھ بھی خوف کردگار ۔ تو نکر بدنام مجھکو زینہار
سُنکے یہ مین ہوگیا خائف کمال ۔ دور دل سے ہوگیا بس وہ خیال
ایخدا آگاہ ہے عالم ہے تو ۔ بخشنے والا ہے اور راحم ہی تو
کھدئے سچ سچ یہ مینے واقعات ۔ عفو کر دے اس بلا سے دے نجات
سامنے سے اور پتھر دور ہو ۔ تا دلِ غمگین مرا مسرور ہو +
رحمتِ حق کا ہوا اُسدم نزول ۔ ہوگئی اُسکی دعا فوراً قبول
اور پتھر اٹھگیا سنگِ گران ۔ اور نظر آنے لگا کچھ آسمان

تیسرا پھر اٹھ کے یون کہنے لگا
تو ہے واقف سب سے بہتر اے خدا

مجھکو اک مزدور کی حاجت ہوئی
نصف درہم ٹھری اجرت اسکی

کام جو ٹھہرا تھا اسنے کر دیا
پر نہ لی اجرت روانہ ہو گیا

مینے با صد جد و جہد بیشمار
نصف درہم کے کئے جب دس ہزار

بعد مدت کے پھر آیا وہ اجیر
بخشدی مینے وہ سب دولت کثیر

دیدیا تیری رضا کے واسطے
ہاتھ اٹھاے ہون دعا کے واسطے

یا الٰہی کر دعا میری قبول
مدعا دل کا مرے بھی ہو حصول

سامنے سے دور ہو پتھر کہین
اس بلا سے جائین ہم بچکر کہین

غار سے وہ دور پتھر ہو گیا
آسمان نظرون مین اظہر ہو گیا

ہو گئی اس غار سے جب مخلصی
اپنے اپنے گھر کی سبنے راہ لی

اے خدا ہم سب کا یون ایمان ہو
ایسی ہی ہر اک بلا آسان ہو

رکھتے ہین اخلاق جو دنیا مین نیک
پاتے ہین وہ منفعت عقبا مین نیک

یہہ خدائے پاک کا فرمان ہے
اور جزا احسان کی احسان ہے

حسن خلق آتا ہی ہر اک جا پہ کام
وقعت اس سے رہتی ہی قایم مدام

تجھکو خالق نے ہی دی اولاد اگر
چاہ انکو لطف و احسان اسپہ کر

اپنے چھوٹون پر رہا کر مہربان — تا رہے نظرون مین تو با عز و شان
اپنی صحبت مین نکرا ون کو شریک — تا نہو اُنکی نظر مین تو رکیک
رحم اور احسان کر ہر ایک پر — تا نہ پہنچائے تجھے کوئی ضرر
جو ہین بد اُنسے نکر نیکی کبھی — نیکون سے ہرگز نہ دیکھیگا بدی
کرنا نیکی ہے بدون سے اس طرح — نیکون سے کرنی بدی ہے جسطرح
جوہر انسانیت ہے خُلق نیک — دوست ہو جائے نہ کیون دشمن ہر ایک
ہے عمل تسخیر کا خُلقِ حسن — جس سے تابع ہوتے ہین ہر مرد و زن
ہو غلام اُنکا کہ جو ہین نیک خو — جو ہین بد اُنکا نہ بن آقا بھی تو

بیان مذمتِ حرص

حرص کو کر ترک اے نفسِ دنی — حیف ہے پھر آبرو پر گر بنی
حرص دنیائے دنی کو چھوڑ دے — رشتۂ اُلفت کو اُس سے توڑ دے
دار دنیا مین جو ہوتا ہے حریص — اپنی عزت کو وہ کھوتا ہے حریص
لاکھ زر اوسکو ملے کافی نہو — جس قدر اسکو ملے وافی نہ ہو
آدمی کو حرص کرتی ہے خراب — چاہئے عاقل کو اس سے اجتناب
ہے جو حرص دولت و جاہ و حشم — بدلے راحت کے ملیگا رنج و غم

نیک و بد کا کچھ نہین رہتا ہے دہیان — حرص مین دیتا ہے اکثر اپنی جان

ہان نہو تو مطلقا پابندِ حرص — ہے گنہگار خدا پابندِ حرص

حرص سے بدتر نہین ہے کوئی شئے — حرص کرنیوالا دایم خوار ہے

کوئی مومن ہو نہ اسمین مبتلا — مرنے پر چھوٹے تو چھوٹے یہ بلا

بیان حقوق زن و شوہر و مذمت مکر زنان و اقسام زنان

ہے تجھے اے نفس گر تمیز و درک — حکم شارع کو نکر زنہار ترک

کر تلف ہرگز نہ زوجہ کے حقوق — ہین کتب مین حکم اکثر باوثوق

کھانے پینے کی برابر رکھ خبر — دے پہننے کپڑے اور رہنے کو گھر

عورتون سے چار تک کرنا نکاح — شرع نے جایز کیا ہے اور مباح

لیکن اس مین شرط ہے بھی عدل کی — چارون سے ہو طرز اخلاق ایک ہی

جبکہ نیکو کار ہے ہر حال مین — اور تری غمخوار ہے ہر حال مین

ہے اطاعت مین اگر ثابت قدم — تو نہ دے زوجہ کو اپنی رنج و غم

چاہیے زوجہ کو شوہر کی خوشی — حکم شوہر سے نہ باہر ہو کبھی

تابع فرمان شوہر ہو مدام — جانے نافرمانی شوہر کی حرام

دیگی شوہر کو نہ وہ رنج و ملال — ہوگا جس زوجہ کو عقبیٰ کا خیال

زوج کو رکھے اگر زوجہ ملول ہو عبادت بھی نہ زوجہ کی قبول
عورتون کے مکر سے رہ ہوشیار کر نہ انکے قول کا تو اعتبار
انکا ذکر مکر ہے قرآن مین ڈالتے ہین یہہ خلل ایمان مین
جو کہ ہوتا ہے جہان مین زن مرید زندگانی اسکی ہوتی ہے پلید
مرد گر ہو نیک اور عورت ہو بد ایک ساعت مین ہون رنج وغم دو صد
جس کسیکی ہووے زوجہ بدنہاد راتدن کرتی ہے وہ برپا فساد
رنج ظاہر کرتی ہے ہر بات مین تا بسر ہو تلخی اوقات مین
عورتون کے لکہے ہین اقسام چار دو ہین شائستہ دو ملعونہ ہین خوار
پہلی شائستہ وہ زن ہے باتمیز قوم مین رکھتے ہون سب جسکو عزیز
سامنے شوہر کے رہتی ہو حقیر دے اگر تہوڑا سمجھتی ہے کثیر
دوسری شائستہ اسسے ہے مراد جسکو فرزند نرینہ ہون زیاد
اقربائے زوج سے رکھے صلاح زوج جسکی ہر وقت چاہے وہ فلاح
خانہ داری مین رہے مصروف جو ہو صفات نیک مین موصوف جو
جو کرے اولاد شوہر پر کرم خوش ہمیشہ ہو نہ ہو کچہ رنج وغم
دایم اسکو دیکھکر خرسند ہو دوسری زوجہ کا گو فرزند ہو

ایسی زوجہ نیک طینت اور غریب ‏ اُسکو ملتی ہے جو ہو صاحب نصیب

پہلی ملعونہ وہ عورت ہے رذیل ‏ آپکو جانے جو شوہر سے جلیل

کچہ ندے شوہر تو ہو جائے عذاب ‏ اور کچہ دے بھی تو پلٹا دی شتاب

اُسکا شوہر ہے ملامت مین مدام ‏ اُس سے ہمسایہ کو غم ہو صبح و شام

دوسری ملعونہ وہ زن ہے غضب ‏ روتی رہتی ہے سدا جو بے سبب

سامنے شوہر کے رہتی ہے خفا ‏ دور ہو جائے تو کرتی ہے جفا

ہے یہ زن جیسی کوی کھاری زمین ‏ نفع اسکے ذات سے ہوتا نہین

اس سے پیدا ہو کوئی فرزند اگر ‏ باپ ہوئیگا نہ اُس سے بہرہ ور

گر زن بد نیک شوہر کو ملے ‏ کیون نہو دوزخ جہان اوسکے لیے

بیان مذمت دروغ و وعدہ خلافی و غیبت

کیا ہوا ہے تجھکو اے نفس شقی ‏ ہے سراسر تجہ مین خوئے فاسقی

فاسق و بدکار رکھتے ہین دروغ ‏ قول کو اُنکے نہین ہوتا فروغ

ایک ہے جب ایک رکھ دل اور زبان ‏ دل مین جو کچہ ہو زبان سے کر بیان

ظاہر و باطن کو اپنے ایک رکھ ‏ ہے اگر مومن گمانِ نیک رکھ

خیر گر منہ پر ہو دل مین شر نہو ‏ حیف ہے جو دل مین ہو منہ پر نہو

جھوٹ ہان اُسوقت ہے کہنا روا
ڈر ہو اپنی یا کسی کی جان کا
یاد رکھ وعدہ خلافی عیب ہے
جس مین یہہ خوبہو وہ بدلا ریب ہے
توکسی سے گر کوئی وعدہ کرے
اُسکے ایفا کو تو واجب جان لے
گر ہو منظور تو وعدا نکر
جب کیا تو پھر اُسے جھوٹا نہ کر
بولا جو کچہ منہ سے پھر کرکے دکہا
کہکے پھر کرنا نہین ہے یہہ بُرا
جس کا قول و فعل اک ہو مرد ہے
اور ہزار ون مین وہی تو فرد ہے
گر کیا تو نے تلوّن اختیار
ہو گا تیرے قول کا کیا اعتبار
ہے گناہِ سخت غیبت رکھ خیال
منع فرماتا ہے جسکو ذُو الجلال
تو نکر غیبت کبھی بہر اله
جس کا کہنا سُننا دونون ہین گناہ
یہہ صفت پیدا ہوئی تجہ مین اگر
تو کرینگے ذی خرد تجھسے حذر
گر کسیکی بھی کوئی غیبت کرے
روبرو تیرے تو بس تُو جان لے
تیری غیبت بھی کریگا وہ ضرور
رہ ہمیشہ ایسی بدصحبت سے دور
یاد رکھ ہرگز نہین یہہ چال نیک
محو ہو جائینگے سب اعمال نیک
جسکی غیبت ہو گی اوسکے سب گناہ
تیرے نامہ مین لکہے جائینگے آہ
اجر اُس کا تجھ سے جو نیکی ہوئی
پائیگا وہ جسکی غیبت تو نے کی

یا خدا غیبت کی تو عادت نہ دے	بلکہ ایسے شخص کی صحبت نہ دے

بیان حال قیامت

نفس سن لے تو ہے حشر و نشر کیا	ہونیوالا ہے بروز حشر کیا
زلزلہ ہوگا زمین کو اس قدر	ہوگا ہر اک کوہ ٹکڑے سربسر
صور اسرافیل پھونکا جائیگا	اوسکی یہہ وحشت زدہ ہوگی صدا
سنکے اوسکو ہوگا یہ خوف شدید	سربسر موئے جوان ہونگے سفید
عضو تن ہر ایک طاقت کھوئیگا	حاملہ کا حمل ساقط ہوئیگا
چھائیگا بالکل اندھیرا ہر طرف	شور رونے کا اٹھیگا ہر طرف
الغرض اہل زمین اہل فلک	سب فنا ہوئینگے اسرافیل تک
آسمان ہوگا نہ ہوئیگی زمین	اور نہوسنگے ماہ و خورشیدِ مبین
ہوگی باقی صرف اسکی ایکذات	نیست اور نابود ہوگی کائنات
دیکھیے وہ قرآن جسکو یاد ہے	کُلُّ شَیءٍ ھالِکٌ ارشاد ہے
تب یہہ ربِ پاک کی ہوگی صدا	کون جز میرے ہے تم سب کا خدا
آج کے دن ہے یہہ کس کی منزلت	آج کے دن ہے یہہ کسکی سلطنت
تم سبھوں کا حاکم و مالک ہے کون	تم سبھوں کا خالق و مہلک ہے کون

جب کسی سے کچھ بنا ئیگا جواب | آپ ہی دیگا وہ پھر اپنا جواب
ہوتے ہی پھر حکم ربِّ دوجہان | تن مین اسرافیل کے آئیگی جان
حکم حق سے جب وہ پھر پھونکیگا صور | زندہ ہو جائینگے سب اہلِ قبور
اپنی اپنی قبر سے نکلینگے سب | کوئی خرم کوئی با رنج و تعب
نامۂ اعمال ہوگا ساتھ بس | جز عمل کوئی نہ ہوگا ہم نفس
حشر کے میدان مین جب آئینگے | خوف عصیان سے بہت گھبرائینگے
ساری ہو جائیگی تانبے کی زمین | جائے راحت بھی نہ پائینگے کہین
اور اک نیزہ پہ ہوگا آفتاب | شدت گرمی سے ہوگا اضطراب
اسکی گرمی سے پکیگا مغزِ سر | اور نہ پائے گا کوئی راہِ مفر
شدتِ حدت سے اُسجا تا بفرق | سب پسینہ مین رہینگے اپنے غرق
وہ بڑا دن ایک ایسا ہوئے گا | یعنے آدھے لاکھہ سن کا ہوئیگا
آتش دوزخ جو ہوگی شعلہ زن | خوف سے کانپے گا ہر اک کا بدن
کوئی محزون کوئی ہوگا دردناک | اور کسیکا بر مین ہوگا قلب چاک
اپنے دکھہ مین ہوگا ہر اک دردمند | نفسی نفسی کی صدا ہوگی بلند
باپ کو ہوگی نہ بیٹے کی خبر | سب کہینگے الامان والحذر

اُٹھینگے ہر اک کو جب بہر حساب | دیکھکر عصیان کو آئیگا حجاب
پہلی ہوگی پرسشِ صوم و صلوٰۃ | بعد ہوگی پرسشِ خمس و زکواۃ
نیک جو ہوگا وہ ہوگا شادمان | پائیگا وہ مژدہ باغِ جنان
ہوگا مجمع انبیا کا زیرِ عرش | اور لوائے حمد ہوگا زیرِ عرش
اس لوا کے نیچے ہونگے مصطفےٰ | اور وہ ہوگا زیب دستِ مرتضےٰ
سب کا ہوگا بس وہی فریاد رس | کوئی جز اُسکے نہ ہوگا داد رس
ہوگا نیکون کو نہ کچھ خوفِ صراط | جائینگے اُسپر سے باصد انبساط
جو کوئی ہوگا گنہگارِ خدا | پار اُسپر سے نہ ہوگا مطلقا
اکطرف میزان رکھی جائیگی | جس مین تولی جائیگی نیکی بدی
ہو بدی زاید اگر نیکی ہو کم | جائیگا سوئے سقر وہ بدشیم
کم بدی جسکی ہو اور نیکی زیاد | جائیگا بین جنان وہ خوش نہاد
پھر احمد پھر حیدر یا الٰہ | تو بحل فرما مرے سارے گناہ

خاتمہ

طول سے لایق نہ اب تقریر کو | ختم کر تقریر کو تحریر کو
مثنوی کو تو نہ دے زنہار طول | ناپسندِ عقل ہے بیکار طول

مختصر یہہ نظم ہو سبکے پسند ۔ بولین دریا کو کیا کوزے مین بند
اور دعاے شاعری اصلا نہین ۔ ناز اپنی طبع پر حاشا نہین
اور کچھ مطلب نہین مدِ نظر ۔ نظم کی سب ہے بہرِ تعلیمِ پسر
یہہ نتیجہ طبعِ موزون کا ہی صرف ۔ اور نصایح کا یہہ مجموعا ہی صرف
پندہاے حضرتِ لقمان حکیم ۔ شد کنون منظوم از فضلِ کریم
لقمۂ شیرین رکھا ہی اسکا نام ۔ نعمتِ حق ہی اگر لین اِس سے کام
پر حلاوت نان و حلوا کی کہان ۔ اور وہ لذّت من و سلوا کی کہان
فارسی وہ اور یہ اردو زبان ۔ مہر سے ذرہ کو ہے نسبت کہان
مثنوی اردو سے ہے اک نان و نمک ۔ جو کہ ہے مقبول عالم آجتک
اُسکے ناظم گذرے ہین مرزا فصیح ۔ تھے نہایت ہند مین حقا فصیح
شور ہے نان و نمک کا جابجا ۔ یہہ فقط لقمہ ہے شیرین اور کیا
پر دعا میری ہے با قلبِ ملول ۔ یا الٰہی یہہ بھی ہو جائے قبول
لقمۂ شیرین یہہ اے پروردگار ۔ ہو طبیعت کو ہر اک کی خوشگوار
پند کا ایسی نہین اس مین شمول ۔ دل نہ ہر اک کا کرے جسکو قبول
پیٹ حاسد کا مگر بھاری نہو ۔ رنج و غم اوسپر کہین طاری نہو

لقمۂ شیرین کو میرے دیکھکر ‏— منھ مین بھر آئے نہ پانی سر بسر
طبع حاسد کو نہو رب احد ‏— باعث ہیجان صفرائے حسد
عیب کچھ اس مین کہین پیدا نہو ‏— نقص بہر نکتہ چین پیدا نہو
کہہ یہ سال نظم اے فرخندہ پے ‏— اک حلاوت لقمۂ شیرین مین ہے
سال ہجری طبع کا ہمدست ہو ‏— گن عروس نظم کے اعداد کو
گن لے چھبیس اکہزار اور تین سے ‏— مثنوی کمترین ۔ تاریخ ہے
سال فصلی طبع کا کر یون شمار ‏— گن لے تو مقبول دوران تین بار
اب دعا پر مثنوی کو ختم کر ‏— بار الہا مجھکو دے اس کا ثمر
ناجی صاحب ہین جو میرے اوستاد ‏— خوش رہین اور عمر ہو انکی زیاد

روز محشر پرسش عصیان نہو
بخشدے مجھکو مرے مان باپ کو

قطعہ تاریخ چکیدۂ کلک گہر سلک پادشاہ اقلیم معانی فخر انوری و خاقانی افصح الفصحا و اکمل الکملا عالیجناب مولوی سید اصغر حسین صاحب ناجی مدظلہ العالی

خوب لایق نے مثنوی یہہ کہی ‏— شاد ہر فرد کمال کی ہوئی طبع
کہا ناجی نے طبع کا یہہ سال ‏— آج صد شکر مثنوی ہوئی طبع

۱۳۲۶ھ

ایضاً ریختهٔ قلم معجز رقم شاعر نازک خیال شیرین مقال عالیجناب میر ولاور علی صاحب دانش مدظله العالی

طبعزادِ لایقم اندر سلوک	مثنوی نیکوی مطبوع شد
از رهِ معنی سزد گر گویمش	مثنوی معنوی مطبوع شد
گوئی دانش مصرع تاریخ طبع	بارک الله مثنوی مطبوع شد ١٣٢٦ھ

ایضاً وله فضلی

میر محمود علی لایق برادرزاده ام	در سلوک و پند گفته مثنوی نیکوی
سال فضلی از برائے طبع آن دانش بگو	حمد رب گردید مطبوع طبایع مثنوی ١٣١٧ ف

ایضاً طبعزاد صاحب طبع رسا جناب سید ضمیر الحسین صاحب سدره شاگرد حضرت ناجی مدظله العالی

جو کہ خالق کے برگزیدہ ہین	رہتے ہین وہ میان بیم و رجا
کبھی عصیان سے اپنے خایف ہین	کبھی کہتے ہین بخشدیگا خدا
عمر بھر کرتے ہین وہ طاعتِ رب	پہ یہ کہتے ہین آہ کچھ نہ کیا
زندگانی ہی مین فنا ہوکر	سمجھے معنی فان اور بقا
ذکر و شغل اُنکا فرضِ لیل و نہار	صبر و شکر اُنکا کام صبح و مسا
عارفِ حق جو ہین وہ صابر ہین	ساتھ ہے صابرون کے ربِّ عُلا
صابرون شاکرون کے ذکر مین بھی	ہوتی ہے دل کے آئینہ کو جلا

لایق خوش کلام نے سدرہ — عارفون صابرون کا حال لکھا
نام ہے اُس کا لقمۂ شیرین — مثنوی ہے کہ نان اور حلوا
سال تصنیف جو سبع لایق نے — مجھسے پوچھا تو مینے اوسنے کہا
ستمنے لایق یہ لقمۂ شیرین — خوان یغمائے صابرین سے لیا

ایضاً طبعزاد جناب مولوی سید عباس حسین صاحب عباس شاگرد حضرت ناجی مدظلہ العالی

لایق ذی کمال عمیم — نظم فرمود مثنوی فی الحال
از سماعت شدہ دلم مفتون — این کلام است یا کہ سحر حلال
حبذا مرحبا جزاک اللہ — بدو عالم بود خجستہ مآل
طبع گردید بہر فیض عام — بعنایات خالق متعال
فکر تاریخ کرد چون عباس — نظم مطبوع دہر گفتم سال

ایضاً ولہ فصلی

میر محمود علی نے کی جو نظم — ہو گیا حیران مین سنکر مثنوی
اس مین وہ پند و نصایح درج ہین — ایسی بھی ہوتی ہے کمتر مثنوی
سچ تو یہ ایسی نظر آئی نہین — اور گو دیکھی ہے اکثر مثنوی
کہدیا جب چھاپنے کیواسطے — دیجیے پھر ہمیں بہر مثنوی

میری خواہش کو کیا اُسدم قبول	مجھکو دیدی بس اُٹھاکر مثنوی
سیلنے دی مطبع مین لیجاکر اوسے	جب وہان سے آئی چھپکر مثنوی
سال فضلی کا کہا عباس نے	چھپگیی ہے دیکھیہ بہتر مثنوی

۱۳۱۷ ف

ایضاً طبعزاد جناب مرزا علی جعفر صاحب جعفر شاگرد حضرت ناجی صاحب مدظلہ العالی

لایق کو اس کا خالق علام دے صلہ	تصنیف کی ہر ایک کی مرغوب مثنوی
اک آن دور کرنیکو دل چاہتا نہین	ہے زاہدون کے واسطے محبوب مثنوی
کیا کیا ہوین نہ مثنویان طبع خلق مین	ہر اک تھے اسکے سامنے محجوب مثنوی
ظاہر جو اس سے ہوتے ہین آداب دینکے	جو اہل دین ہین اونکو ہے مطلوب مثنوی
جعفر نے سال طبع کی کی فکر جس گھڑی	آئی ندا کہ طبع ہویی خوب مثنوی

۱۳۲۶

ایضاً طبعزاد جناب مرزا علی جواد صاحب جواد شاگرد حضرت ناجی صاحب مدظلہ العالی

مثنوی خوب لکھی ہے یہہ واہ	کیون نہ تحسین کے لایق ہون لایق
کہہ جواد اسکی یہہ طبع کا سال	مثنوی چھاپی تحسین کے لایق

۱۳۲۶

ایضاً ولہ فضلی

نکیون لایق وصف و مدحت ہون لایق	لکہی خوب ہے واہ واہ مثنوی
جواد اسکے چھپنے کی تاریخ	

ایضاً طبعزاد جناب مولوی محمد دلدار علیصاحب جلا وکیل درجۂ اول وکیل مینا جوڈیشل درجۂ اعلیٰ شاگرد حضرت ناجی مدظلہ العالی

میر محمود علی منظوم کرد — خوب در پند این مؤثر مثنوی
فکر تاریخش چو کردم اے جلا — گفت ہاتف ہست نادر مثنوی
۱۳۲۶ھ

ایضاً ولہ

عجب یہ مثنوی منظوم کی ہے — جناب میر محمود علی نے
سے ہے بندش صاف برجستہ ہیں ابیات — مضامین بھی سے نے ابتک نہ ایسے
کئے ہیں نظم اس میں وہ نصائح — ہو شفتون گر کوئی اکبار سُن لے
جلا تو طبع کا یہ سال ہجری — کلام خوب [illegible] پایا ہے [illegible]
۱۳۲۶ھ

ایضاً از نتیجہ فکر رسا جناب سید پادشاہ علیصاحب ضیا لکھنوی معتمد بس نظامی عالیجناب نواب بہرام الدولہ بہادر

لائق خوش بیان نے خوب نظم یہ کی ہے مثنوی — پائینگے جس سے خط کمال ہر فن ابھی ابھی
تھکے اسے بلطف حق آنے تو دو ظہور میں — ہو گی پسند کامل ہند و دکن ابھی ابھی
روح رواں نظم ہے مصرع سال یہ ضیا — قالب طبع میں پڑی جان سخن ابھی ابھی
۱۳۲۶ھ

ایضاً طبعزاد جناب میر کوثر علیصاحب کوثر میر منشی دفتر عالیجناب نواب بہرام الدولہ بہادر

خوب نظمی نگاشتی لائق — آفرین آفرین بہ طبع روان
مثنوی نصیحت یاران
۱۳۲۶ھ

صاف صاف ابیات ہین اور عام فہم	نقص سے ہے پاک وہ بے اشتباہ
سال فصلی کہدیا کامل نے یہ	مثنوی بہتر لکھی ہے واہ واہ
	۱۳۱۷ ف

ایضاً طبعزاد جناب میر لوی منیر محمد بہا صاحب یاور وکیل ہائیکورٹ شاگرد عاقل مرحوم دہلوی

میرے لایق دوست محمود علی	جنکو حاصل ہے کمال دوستی
شاعر نازک خیال و علم دوست	اور ہین شیدائے جمال دوستی
مثنوی نے جنکی ظاہر کردیا	دل سے ہے انکو خیال دوستی
جو نصایح کا ذخیرہ بنگئی	ہے سراسر جس مین حال دوستی
شک نہین الحق مؤثر مین ذرا	پند ہے لیکن مآل دوستی
مصرعۂ تاریخ یاور نے لکھا	لقمہ شیرین ہے نہال دوستی
	۱۳۲۶ھ

ایضاً ولہ

مثنوی لایق کی یہ بےمثل ہے	اس مین ہین لولوے معنی وبیار
موتیون مین تو لئے ہر لفظ کو	ہے یہ گنجینہ گہر کا بیگما
اسکا ہر اک شعر ہے مثل صدف	صاف ہے جس مین دُر ِ
قوم کو لایق نے یاور نظیر	مثنوی پند

تمام شد